ماہِ صیام کے لیے صرف
11 دن
باقی
کاریگر
دی مینس ویئر
کرتا پائجامہ، سدری، ٹوپ، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

19 ر شعبان المعظم 1444ھ | مطابق 12 ر مارچ 2023ء | بروز اتوار | جلد: (۳) | شمارہ: (۶۳) | صفحات: (۸)

بی جے پی ہمارے ساتھ سیاسی جنگ لڑنے کے لیے اس حد تک گر جائے گی؟

بھاجپائی ای ڈی نے میری حاملہ بہو اور بیٹیوں کو 15 گھنٹے سے بٹھا رکھا: لالو، مہاگٹھ بندھن کا حصہ ہونے پر لالو خاندان کو نشانہ بنایا گیا: نتیش

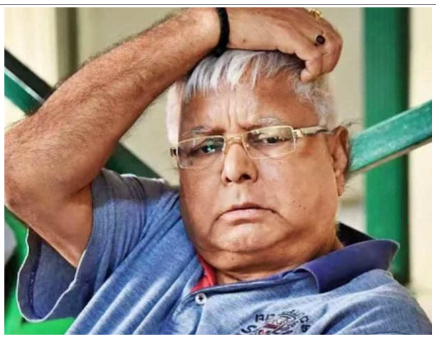

پٹنہ: 11 ر مارچ (عصر حاضر نیوز) جمعہ کو ای ڈی نے لالو یادو کی تین بیٹیوں اور رشتہ داروں کے گھر پر 15 گھنٹے سے زیادہ وقت تک چھاپہ مارا جس کے بعد بہار کی سیاست گرم ہوگئی۔ آر جے ڈی کے رہنماؤں نے اسے انتقامی کارروائی قرار دیا۔ دوسری جانب اس پوری کارروائی پر لالو یادو نے ٹویٹ کیا کہ 'آج میری بیٹیوں، ننھے منے نواسوں اور حاملہ بہو کو 'بھاجپائی ای ڈی نے بے بنیاد انتقامی کیسوں میں 15 گھنٹے سے بٹھا رکھا ہے۔ کیا بی جے پی ہمارے ساتھ سیاسی جنگ لڑنے کے لیے اس حد تک گر جائے گی؟۔ لالو یادو نے اپنے ٹویٹ میں مزید لکھا کہ انہوں نے ایمرجنسی کا دور بھی دیکھا ہے۔ وہ لڑائی بھی لڑی تھی۔ سنگھ اور بی جے پی کے خلاف میری نظریاتی لڑائی رہی ہے اور رہے گی۔ میں ان کے سامنے کبھی نہیں جھکا۔ انہوں نے مزید لکھا کہ میرے خاندان اور پارٹی کا کوئی بھی شخص ان کی سیاست کے سامنے نہیں جھکے گا۔ واضح رہے کہ سی بی آئی نے جمعہ کو آر جے ڈی کے سابق ایم ایل اے ابو دجانہ کے گھر پر چھاپہ مارا تھا۔ اس کے علاوہ ای ڈی نے دہلی این سی آر میں لالو یادو کے رشتہ داروں کے 15 مقامات پر بھی چھاپے مارے۔ ای ڈی اور سی بی آئی کی یہ کارروائی ریلوے میں زمین کے بدلے مبینہ طور پر نوکریاں دینے کے معاملے میں کی گئی ہے۔ اس سے پہلے منگل کو سی بی آئی نے لالو یادو سے بھی پوچھ گچھ کی تھی۔ جب کہ پیر کو رابڑی دیوی کی رہائش گاہ پر بھی اسی معاملے میں پوچھ گچھ کی گئی۔ مرکزی ایجنسیوں کی اس پوری کارروائی کے خلاف آر جے ڈی لیڈران میں کافی ناراضگی ہے۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے ہفتہ کو کہا کہ سابق مرکزی ریلوے کے وزیر لالو پرساد یادو اور ان کے ساتھیوں کے احاطے پر انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے چھاپے ان کے ریاست میں مہاگٹھ بندھن (عظیم اتحاد) کا حصہ ہونے کا نتیجہ ہیں۔ نتیش کمار نے کہا کہ 2017 کے بعد سے پانچ سال تک کوئی چھاپہ نہیں مارا گیا۔ اب ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی سادہ سی وجہ یہ ہے کہ میں مہاگٹھ بندھن کا حصہ ہوں۔ اس طرح کے چھاپے ہمیں خوفزدہ نہیں کر سکتے اور ہماری حکومت بہار کو آسانی سے سنبھالتی رہے گی۔

حج کے لئے سب سے زیادہ درخواستیں مراد آباد سے موصول ہوئیں

مراد آباد: 11 مارچ (ذرائع) اتر پردیش میں حج کے لئے اب تک سب سے زیادہ دو ہزار 362 درخواستیں مراد آباد ڈویژن سے موصول ہوئی ہیں۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر انجنا سروہی نے ہفتہ کو بتایا کہ مراد آباد ڈویژن کے مراد آباد، بجنور، رامپور، امروہہ اور سنبھل سے اب تک 2362 درخواستین موصول ہو چکی ہیں۔ حج یاترا کے لئے درخواست کی آخری تاریخ 20 مارچ طے کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں سب سے زیادہ حج پر جانے والے امیدواروں میں سب سے زیادہ 2362 مراد آباد سے ہیں جبکہ دوسرے نمبر پر لکھنؤ سے ایک ہزار 261 اور تیسرے نمبر پر ایک ہزار رامپور سے آئے ہیں۔ وہیں مراد آباد ڈویژن کے اضلاع بجنور سے 951، امروہہ سے 683 اور سنبھل سے سب سے کم 664 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

ہندو راشٹر کا مطالبہ کرنے والے ملک کی ایک اور تقسیم چاہتے ہیں: رضا

رامپور: 11 مارچ (ذرائع) اتحاد ملت کونسل کے قومی صدر مولانا توقیر رضا نے ہفتہ کو کہا کہ ہندو

راشٹریہ کا مطالبہ کرنے والے ملک کی ایک اور تقسیم چاہتے ہیں۔ اس کے خلاف وہ ترنگا یاترا نکالیں گے۔ رضا نے میڈیا نمائندوں سے کہا کہ ہندو راشٹریہ کا مطالبہ کرنا غیر قانونی ہے۔ اس کے خلاف صدر جمہوریہ سے ملاقات کر کے مطالبہ کیا جائے گا۔ ایسے افراد کے خلاف حکومت ہند کو مقدمہ درج کر کے سخت کاروائی کرنی چاہئے۔ مطالبہ کی مخالفت میں 15 مارچ کو یاترا شروع کر 20 مارچ کو صدر جمہوریہ کے سامنے اپنا موقف پیش کر کے مطالبہ کیا جائے گا۔ جس طرح خالصتان کا مطالبہ کرنے والوں کے خلاف کاروائی ہوتی ہے اسی طرح ہندو راشٹریہ کا مطالبہ کرنے والوں پر کاروائی ہونی چاہئے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ ایسا ہونے سے مسلم راشٹریہ کا مطالبہ بھی ہونے لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ بجرنگ دل، وشو ہندو پریشد کے لوگ اپنے ہی لوگوں کا نقصان کر رہے ہیں۔ ایسے کئی موضوعات پر یاترا نکال کر صدر جمہوریہ سے ملیں گے۔ بریلی سے راشٹر پتی بھون تک ترنگا یاترا میں کافی لوگ شامل ہونگے اور صدر جمہوریہ سے 15 افراد کا پینل ملاقات کر کے اپنا میمورنڈم پیش کرے گا۔ حکومت بی ایچ پی اور بجرنگ دل جیسی ٹیمیں بنا کر کھلی بے ایمانی کر رہی ہے۔

چین کی ثالثی میں سعودی عرب اور ایران کے درمیان سفارتی تعلقات بحال

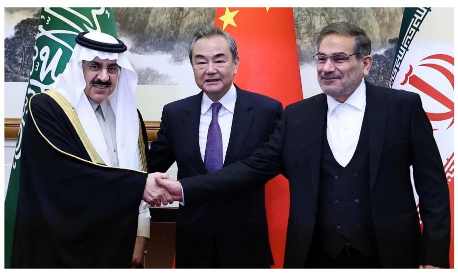

بیجنگ: 11 ر مارچ (ذرائع) بیجنگ میں جاری ایک مشترکہ بیان کے مطابق سعودی عرب اور ایران نے سفارتی تعلقات دوبارہ شروع کرنے اور دونوں ممالک کے سفارتخانوں کو دوبارہ کھولنے پر اتفاق کیا ہے۔ تینوں ممالک کا یہ بیان آج جمعہ کو سرکاری سعودی پریس ایجنسی نے جاری کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے ریاستوں کی خودمختاری کا احترام کرنے، ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے اور 2001 میں ان کے درمیان طے پانے والے سکیورٹی تعاون کے معاہدے کو فعال کرنے پر اتفاق کیا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ ریاض اور تہران ریاستوں کی خودمختاری کے احترام اور ان کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کا اعادہ کرتے ہیں۔ اور سعودی پریس ایجنسی کے مطابق معاہدہ میں طے پایا ہے کا دونوں ممالک دو ماہ کی مدت کے اندر اپنے سفارت خانے دوبارہ کھول دیں گے۔ سعودی عرب، ایران اور چین کے یک مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ بیجنگ میں طے پانے والے اس معاہدے میں سعودی اور ایرانی وزرائے خارجہ سفیروں کے تبادلے کا بندوبست کرنے اور باہمی تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ملاقات کر رہے ہیں۔ سعودی پریس ایجنسی کی طرف سے شائع ہونے والے سہ فریقی بیان میں بتایا گیا کہ تہران اور ریاض نے 1998 میں دستخط کیے گئے معیشت، تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، سائنس، ثقافت، کھیل اور نوجوانوں کے شعبوں میں تعاون کے عمومی معاہدے کو فعال کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ مشترکہ بیان کے مطابق، تینوں ممالک نے ”علاقائی اور بین الاقوامی امن و سلامتی“ کے فروغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب اور ایران نے 2021-2022 میں دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات کی میزبانی پر عراق اور عمان کا شکریہ ادا کیا۔ سعودی عرب اور ایران نے ان کامیاب مذاکرات کی میزبانی پر چین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

لندن میں مسجد سے نکلنے والے ایک شخص کو آگ لگا دی گئی

لندن، 11 مارچ (ایجنسیز) برطانیہ کے علاقے ایلنگ میں مسجد سے نکلنے والے معمر شخص کو آگ

لگانے والے شخص کی تصویر پولیس نے تصویر جاری کر دی۔ یہ واقعہ 27 فروری کو پیش آیا جب ایلنگ میں مسجد سے نکلنے والے 82 سالہ معمر شخص پر پیٹرول چھڑک دیا گیا تھا جس کے نتیجے میں متاثرہ شخص کی گردن اور بازو پر زخم آئے تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حملے میں ملوث شخص بھی ویسٹ لندن اسلامک سینٹر سے ہی نکلا تھا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق واقعے کے بعد پولیس نے علاقے میں گشت بڑھا دیا تھا، ویسٹ لندن اسلامک سینٹر تفتیش میں پولیس کی مدد کر رہا ہے۔

چین میں ایک اور بیماری کی وجہ سے لاک ڈاؤن کی تیاریاں شروع

بیجنگ: چین میں ایک بار پھر لاک ڈاؤن جیسے حالات بن رہے ہیں۔ اس کے لیے تیاریاں بھی شروع ہوگئی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ چین میں کووڈ کے معاملوں میں کمی دیکھنے کو مل رہی ہے، یعنی لاک ڈاؤن کی تیاریاں کورونا کی وجہ سے نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے کی وجہ ایک دوسری بیماری ہے۔ دراصل چین میں فلو (بخار) کے کیسز تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ اس وجہ سے چینی افسران کچھ شہروں میں لاک ڈاؤن لگانا چاہتے ہیں۔ اس فیصلے کے بعد لوگوں میں غصہ بھی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ عوام کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے سے کووڈ کے وقت جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چینی شہر شیآن میں لاک ڈاؤن کو لے کر ایمرجنسی رسپانس پلان جاری کیا گیا ہے۔

بہار میں انتخابات سے قبل بی جے پی نے کیا بڑا ردوبدل، ایک ساتھ 45 ضلعی صدور تبدیل

پٹنہ: بہار بی جے پی میں ہولی کے ٹھیک بعد بڑے پیمانے پر تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پارٹی نے 45 ضلعی صدور کو بدل دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات میں آنے والے نتائج اور موجودہ اتحادی حکومت سے بی جے پی ڈری ہوئی ہے؟ آخر کیوں پارٹی نے ایک ساتھ 45 ضلعی صدور کو بدل دیا! ظاہر ہے 2024 کا آئندہ لوک سبھا انتخاب اور 2025 کا بہار اسمبلی انتخاب انہی ضلعی صدور کی قیادت میں لڑا جانا ہے۔ نئے ضلعی صدور کے ناموں کی فہرست پر نظر ڈالیں تو یہ صاف ہو جاتا ہے کہ اس میں سماج کے سبھی طبقات کو نمائندگی دینے کی پارٹی نے پوری کوشش کی ہے۔ ان میں اعلیٰ ذات سے لے کر پسماندہ اور یہاں تک کہ انتہائی پسماندہ ذات سے آنے والے لوگوں کو بھی نمائندگی دی گئی ہے۔ بہار بی جے پی صدر کے ذریعہ ضلعی صدور کی فہرست جاری کرنے کے بعد پارٹی میں سرگرمی بڑھ گئی ہے۔ پارٹی کے کچھ لیڈران میں مایوسی ہے تو کچھ اس نئی فہرست سے متفق بھی نظر آرہے ہیں۔ نئے ضلعی صدور، انتخابات میں پارٹی کے لیے کتنے فائدہ مند ثابت ہوں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ لیکن جو اہم سوال ہے وہ یہ ہے کہ آخر ایک ساتھ 45 ضلعی صدور کو کیوں بدل دیا گیا، کیا پارٹی کو ان کی قیادت میں انتخابات میں جیت کا بھروسہ نہیں تھا؟

Education is the movement from Darkness to Light
OSM
JUNIOR & DEGREE COLLEGE
COURSES OFFERED JUNIOR
- MPC - JEE | EAMCET | Regular
- BIPC - NEET | EAMCET | Regular
- MEC - Computer | CA Foundation | Regular
- CEC - Regular | CA Foundation | Computer
COURSES OFFERED DEGREE
- B.Com - General
- B.Com - Computer Applications
SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS
TRANSPORT FACILTY FOR GIRLS ONLY
Head Office : Opp. Azam Function Hall, MOGHALPURA, HYDERABAD. 040-24577837, Ph : 9390222211
Branch Office : BANDLAGUDA, HYDERABAD. Ph : 9701538595, 8096143890

REGD No,157/2022 Estd. 2022
عنایہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ
INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
H.No 30-95/1 Bharat Nagar, Old Safilguda, Moula Ali, Medchal-Malkajgiri, Dist. Hyderabad, 500040 T.S
رمضان المبارک کے موقع پر مستحق روزہ دار خاندانوں میں راشن تقسیم کا منصوبہ
جس میں درجِ ذیل اشیاء شامل رہیں گی:
چاول 25 کلو، تیل 2 کلو، مسور کی دال 1 کلو، چنے کی دال 1 کلو، شکر 1 کلو، کھجور 1 کلو، بیسن 1 کلو، موٹا نمک 1 کلو، باریک نمک 1 کلو، ادرک لہسن آدھا کلو، لال مرچ پاوڈر آدھا کلو، املی آدھا کیلو، آچار پاؤ کلو، پتی پاؤ کلو، ہلدی 100 گرام
جملہ پندرہ اشیاء پر مشتمل ایک پیکیج کی قیمت 2400 روپیے طے کی گئی ہے۔
اہل خیر حضرات حسب استطاعت
ایک پیاکیج ₹ 2,400
پانچ پیاکیج ₹ 12,000
دس پیاکیج ₹ 24,000
8790142362
نوٹ: جن لوگوں پر شرعاً فدیہ واجب ہے وہ لوگ بھی اپنے فدیہ کی رقم اس مد میں دے سکتے ہیں۔
تعاون کے لیے ان نمبرات پر ربط کریں ان شاء اللہ ہمارے نمائندے پہنچ جائیں گے۔
Account Name: INAAYA EDUCATIONAL AND CHARITABLE TRUST
A/C.No.: 50200074793072 IFSC.CODE: HDFC0004095
BANK: HDFC BANK, BRANCH: MOULA ALI

فرمانِ الٰہی

اور (اس وقت کا تذکرہ سنو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو چنانچہ سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا اور متکبرانہ رویہ اختیار کیا اور کافروں میں شامل ہو گیا۔

(سورۃ البقرہ: ۳۴)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 19 رشعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 12 رمارچ 2023ء بہ روزِ اتوار

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:27	12:36	4:45	6:31	7:39
انتہا	6:21	4:44	6:30	7:38	5:04

اشراق	6:41	زوال	12:26
ختم سحر	5:16	افطار	6:31

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جلدی کرلو اعمال صالحہ ان فتنوں کے آنے سے پہلے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح پے بہ پے آئینگے (حال یہ ہوگا کہ) صبح کرے گا آدمی اس حال میں کہ اس میں ایمان ہوگا اور شام کرے گا اس حال میں کہ وہ ایمان سے محروم ہو چکا ہوگا اور شام کو وہ مومن ہوگا اور اگلی صبح وہ مومن نہ رہے گا کافر ہو جائے گا دنیا کی متاع قلیل کے بدلے وہ اپنا دین و ایمان بیچ ڈالے گا۔ (صحیح مسلم)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

سکریٹریٹ کی نئی عمارت کے افتتاح کا اعلان مگر سکریٹریٹ کی مساجد پر مسلسل خاموشی؟

تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راؤ سے حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش کا سوال

حیدرآباد: 11 رمارچ (پریس نوٹ) محترم حافظ پیر شبیر احمد صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ و آندھرا پردیش نے اپنے صحافتی بیان میں کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے نئے سکریٹریٹ کی تعمیر کے افتتاح کا اعلان چیف منسٹر چندر شیکھر راؤ نے متعدد بار کیے ہیں لیکن ابھی تک سکریٹریٹ کی تعمیر کے سلسلہ میں چیف منسٹر چندر شیکھر راؤ نے متعدد مرتبہ دورہ کیا اور اس کا جائزہ لیا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ چیف منسٹر چندر شیکھر راؤ نے نہ مساجد کی تعمیرات کا جائزہ لیا اور نہ ہی نئے مساجد کی تعمیر سے متعلق کوئی اعلان کیا۔ پورے ملک میں سیکولر ہونے کا دعوی کرنے والے چیف منسٹر مسلمانوں کے مسائل پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں جب کہ نئے سکریٹریٹ کے افتتاح کی تاریخ کا اعلان کیا اسی کے ساتھ سکریٹریٹ کی شہید مساجد کے افتتاح کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا۔ دونوں ہی مسجدوں کو شہید کئے ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے۔ جس میں نمازیں ہو رہی تھی آج بغیر نمازوں کے خالی پڑی ہوئی ہے۔ ریاستی جمعیۃ علماء حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فوراً سکریٹریٹ کہ مساجد کے افتتاح کا اعلان کریں۔ اتفاق کے اپوزیشن جماعتیں اس پر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔

مانو کے بی ایڈ و ایم ایڈ طلبہ کے لیے شاہین گروپ کے اشتراک سے ملک بھر میں روزگار میلہ

حیدرآباد، 11 مارچ (ذرائع) مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے مختلف کالجس آف ٹیچر ایجوکیشن (سی ٹی ای) و ڈسٹنس پروگرام سنٹرس میں شاہین گروپ آف انسٹیٹیوشنس کے اشتراک سے بی ایڈ اور ایم ایڈ کامیاب طلبہ کے لیے روزگار میلہ (پلیسمنٹ ڈرائیو) کا 10 بجے صبح 5 بجے شام 13 تا 19 مارچ اہتمام کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان، انچارج ٹریننگ اینڈ پلیسمنٹ سیل، مانو کے بموجب خواہشمند طلبہ http://tinyurl.com/yysdebfw پر رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ طلبہ کے لیے پری پلیسمنٹ ڈرائیو کا 12 مارچ کو 3 بجے دن آن لائن اہتمام کیا جا رہا ہے۔ روزگار میلہ کا 13 مارچ کو سی ٹی ای بیدر (شاہین کیمپس)، کرناٹک اور ریجنل سنٹر پٹنہ (بہار)، 14 مارچ کو سی ٹی ای اورنگ آباد (مہاراشٹرا) اور سی ٹی ای دربھنگہ (بہار)؛ 15 مارچ کو سی ٹی ای، بھوپال (مدھیہ پردیش) اور سی ٹی ای، آسنسول (مغربی بنگال)؛ 16 مارچ کو شعبۂ تعلیم و تربیت، مانو کیمپس، حیدرآباد اور سی ٹی ای سنبھل (اتر پردیش)؛ سی ٹی ای نوح (میوات) میں 17 مارچ؛ مانو سٹیلائٹ کیمپس، لکھنؤ میں 18 مارچ اور سی ٹی ای سری نگر میں 19 مارچ کو انعقاد عمل میں آئے گا۔

ونستھلی پورم - ایل بی نگر فلائی اوور جلد کھول دیا جائے گا

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) شہریوں کے لیے ٹریفک کے مسائل کو مستقل طور پر ختم کرنے کے مقصد سے گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (جی ایچ ایم سی) کی جانب سے شروع کردہ اسٹریٹجک روڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (ایس آر ڈی پی) کے تحت ایک اور کام مکمل کیا گیا ہے۔ 19 واں فلائی اوور جلد ہی دستیاب ہو جائے گا۔ ونستھلی پورم سے ایل بی نگر کی طرف جاتے ہوئے ایل بی نگر چوراہے کے دائیں جانب بنایا گیا یہ پل افتتاح کے لئے تیار ہے۔ یہ فلائی اوور 22.55 کروڑ کی لاگت سے 760 میٹر لمبائی اور 12 میٹر چوڑائی کے ساتھ تعمیر کیا گیا تھا۔ قانون ساز کونسل کے انتخابات کے بعد وزیر بلدی نظم و نسق تارک راما راؤ اس فلائی اوور کا افتتاح کریں گے۔

دہلی میں وزیر اعلی تلنگانہ کی قیامگاہ کے باہر بی آر ایس کارکنوں کی بڑی تعداد کا احتجاج

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) دہلی شراب پالیسی معاملہ میں تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا سے قومی دارالحکومت میں ای ڈی کی پوچھ گچھ کے پیش نظر نئی دہلی میں واقع وزیر اعلی چندر شیکھر راو کی قیامگاہ کے قریب بی آر ایس کے کارکنوں اور کویتا کے مداحوں کی کثیر تعداد دیکھی گئی۔ ان کارکنوں کی بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے دہلی پولیس کا بھاری بندوبست کیا گیا تھا۔ ان کارکنوں نے اس معاملہ میں مرکزی ایجنسی کے رول کی شدید مذمت کی اور الزام لگایا کہ کویتا کو جو وزیر اعلی کی دختر ہیں، اس معاملہ میں ماخوذ کیا گیا ہے۔

حج درخواستوں کے ادخال کی تاریخ میں 20 مارچ تک توسیع

حیدرآباد۔ 11 رمارچ (نیوز فیر سرویس) حج کمیٹی آف انڈیا نے عازمین حج کو درخواستیں داخل کرنیکی تاریخ میں پیر 20 مارچ 2023 تک توسیع کر دی گئی ہے۔ جناب محمد سلیم صدر نشین حج کمیٹی نے بتایا کہ تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی کی جانب سے روانہ ہونے والے عازمین حج کے پاسپورٹس زیر التواء تھے۔ سینکڑوں پاسپورٹس کو رینول کرنا باقی تھا۔ جنکی رینول کی تاریخ ختم ہو گئی تھی۔ چنانچہ اس خصوص میں ریجنل پاسپورٹ آفیسر کو نمائندگی کر کے انکے پاسپورٹس کی رینول کی تاریخ میں توسیع کروائی گئی۔ تاکہ وہ عازمین حج مقدس سفر کرسکیں۔ جناب بی۔ شفیع اللہ (آئی ایف ایس) ایگزیکٹیو آفیسر تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے عازمین حج درخواست گزاروں سے گزارش کی کہ وہ اپنے پاسپورٹس جو 20 مارچ 2023 سے قبل جاری کردہ ہوں۔ جنکی مدت معیاد 3 فروری 2024 کی ہو۔ ویسے عازمین حج درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔ جناب محمد سلیم صدر نشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے کہا کے عازمین حج کے انٹرنیشنل پاسپورٹس جو مشین سے نمایاں طور پر پڑھے جانیوالے ہوں۔

آصف آباد ضلع میں دسویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں شفافیت کو یقینی بنانے ضلع کلکٹر کا متعلقہ محکموں کے ساتھ جائزہ اجلاس

آصف آباد: 11 مارچ (اسٹاف رپورٹر) کمرم بھیم آصف آباد ضلع کلکٹر بورکاڈے ہیمنت سہد یوراؤ نے کہا کہ ضلع میں 3 تا 13 اپریل منعقد ہونے والے دسویں جماعت کے سالانہ امتحانات مسلح طریقے سے پر امن ماحول میں منعقد کئے جائیں۔ جمعہ کو ضلع مرکز میں کلکٹریٹ بلڈنگ کانفرنس ہال میں 10 ویں جماعت کے امتحانات کے انعقاد پر محکمہ تعلیم، محکمہ پولیس اور متعلقہ محکموں کے عہدیداروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر نے کہا کہ ضلع میں 3 سے 13 اپریل تک ہونے والے دسویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں شرکت کرنے والے تمام طلبہ کو بغیر کسی تکلیف کے شرکت کی اجازت ہوگی۔ عہدیداروں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا حکم دیا گیا۔ امتحانات کے انعقاد کے لیے ضلع بھر میں 39 امتحانی مراکز کا قیام کیا گیا۔ ضلع کلکٹر نے کہا کہ ضلع کے 6 ہزار 670 ریگولر طلباء اور 1 ہزار 48 پرائیویٹ طلباء امتحانات میں شرکت کریں گے۔ اسٹرانگ روم پر سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے جائیں، سوالیہ پرچوں اور جوابی پرچوں کی تقسیم کے دوران ریونیو اور پولیس افسران کی نگرانی کی جائے، حکام ہر امتحانی سنٹر پر فلائنگ سپیڈ ٹیم میں پولیس اہلکار رکھنے کے لیے اقدامات کریں۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی مراکز پر دفعہ 144 کا نفاذ کیا جائے اور قریبی زیراکس سنٹرز کو بند رکھنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ محکمہ بہبود کے ضلع کے عہدیداروں نے کہا کہ ان کے ہاسٹلوں، آشرموں، اقلیتی اسکولوں اور کستور با گاندھی ودیالیہ کے طلبہ کو ناشتہ فراہم کیا جائے اور امتحان کے لیے بھیجا جائے۔

عادل آباد میں 14 مارچ کو عظیم الشان جلسہ عام بعنوان استقبال رمضان و اصلاح معاشرہ

عادل آباد: 11 رمارچ (نمائندہ حافظ نذیر احمد) عادل آباد شہر مستقر میں 14 / مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء بمقام محلہ خورشید نگر/سندریہ نگر میں عظیم الشان جلسہ عام بعنوان استقبال رمضان و اصلاح معاشرہ کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جس کی سرپرستی سماجی کارکن حافظ عارف خان اور صدارت حافظ سید جعفر اشاعتی کریں گے۔ جبکہ نگرانی حافظ و قاری سرتاج احمد اشاعتی اور اعجاز احمد کنوینر مشاعرہ ہوں گے۔ عظیم الشان جلسہ عام میں بحیثیت مہمان خصوصی حضرت مولانا جنید الرحمن آزاد قاسمی مہاراشٹر کے علاوہ نوجوان شاعر حافظ زاہد جہانا گنجوی اور مقامی مقرر مفتی عثمان قاسمی شرکت کریں گے۔ جبکہ جلسہ کی نظامت حضرت مولانا عبدالعلیم خالد قاسمی کریں گے۔ جمیع علماء و حفاظ و ائمہ مساجد و نوجوانان خورشید نگر/سندریہ نگر عادل آباد عامۃ المسلمین بالخصوص نوجوانوں سے جلسہ عام میں دوست و احباب کے ہمراہ شرکت و استفادہ کی اپیل کی ہے۔

آئینۂ دکن
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR

تلنگانہ کی جامع ترقی پر کے سی آر کے خاندان کو مودی حکومت نشانہ بنارہی ہے

ای ڈی کی جانب سے کویتا کو طلب کرنے پر بیرسٹر اسد الدین اویسی کا سخت ردِ عمل

حیدرآباد: 11 رمارچ (عصر حاضر نیوز) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے ہفتہ کے روز وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ اور ان کے خاندان کی حمایت کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی کی سخت تنقید کی۔ یاد رہے کہ دارالحکومت دہلی کے شراب لائسنس معاملہ میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای دی) کی جانب سے تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے سی آر کی دختر کے کویتا سے پوچھ کی جارہی ہے۔ اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اویسی نے کے سی آر کی زیر قیادت جامع ترقی کی راہ پر گامزن ریاست تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کو نشانہ بنانے پر بھارتیہ جنتا پارٹی کی سخت تنقید کی۔ اویسی نے ٹویٹ کرتے ہوئے کہا: ”بی جے پی کے ممبران پارلیمنٹ نے مسلمانوں کے معاشی بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے؛ انہوں نے لوگوں سے ہتھیار گھر پر رکھنے کو کہا ہے لیکن (اس کا محاسبہ لینے کے بجائے) مودی حکومت تلنگانہ کی جامع ترقی میں ان کی قیادت کے لیے تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اور ان کے خاندان کو نشانہ بنانے میں مصروف ہے۔“ اویسی کا یہ تبصرہ دہلی شراب پالیسی کیس کے سلسلے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ کے سی آر کی بیٹی ”کے کویتا“ سے پوچھ گچھ سے قبل سامنے آیا ہے۔ ذرائع کے مطابق کویتا کو حیدرآباد کے تاجر ارون رام چندر پلئی کے آمنے سامنے بٹھایا جائے گا، جنہیں پیر کی رات شراب پالیسی کیس کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ایم ایل سی نے تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ اور بی آر ایس کے خلاف مرکزی سرکاری جانب سے جاری سمن کو ”ڈرانے اور دھمکانے کا ہتھکنڈہ“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پارٹی، مرکز کی ناکامیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے لڑتی رہے گی اور ایک روشن اور بھارت کے بہتر مستقبل کے لیے اپنی آواز بلند کرے گی۔ ادھر، کویتا نے ایک ٹویٹ میں کہا: ”میں مرکز میں برسر اقتدار پارٹی سے بھی یہ جاننا چاہوں گا کہ ہمارے لیڈر، سی ایم کے سی آر کی لڑائی اور آواز کے خلاف اور پوری بی آر ایس پارٹی کے خلاف ڈرانے دھمکانے کے یہ ہتھکنڈے ہمیں نہیں روکیں گے۔ کے سی آر گارو کی قیادت میں ہم، آپ کی ناکامیوں کو بے نقاب کرنے اور ہندوستان کے روشن اور بہتر مستقبل کے لیے آواز اٹھانے کے لیے لڑتے رہیں گے۔“

شراب گھپلہ۔ کویتا، ای ڈی کے روبرو حاضر

حیدرآباد 11 مارچ (ذرائع) بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا، دہلی شراب پالیسی گھپلہ معاملہ میں آج دہلی میں ای ڈی کے دفتر حاضر ہوئیں۔ وہ 11 بجکر 5 منٹ پر ای ڈی کے دفتر پہنچیں جہاں ان کا بیان رقم کی غیر قانونی منتقلی کے انسداد کے ایکٹ 50 کے تحت درج کیا گیا۔ ای ڈی کے مطابق کویتا، جنوبی گروپ کے نمائندوں میں سے ایک نمائندہ ہیں۔ اس گروپ کو عاپ لیڈروں کی جانب سے 100 کروڑ روپئے رشوت دینے کا الزام ہے۔ ای ڈی کے ذرائع کے مطابق جنوبی ہند کے گروپ کی نمائندگی ابھشیک بوئن پلی، ارون پلائی اور بچی بابو نے کی تھی۔ ابھشیک نے نائر اور اپنے ساتھی دنیش اروڑا کے ساتھ مل کر 100 کروڑ روپئے کی رشوت کی منتقلی کو یقینی بنایا تھا۔ اسی معاملہ میں دہلی کے نائب وزیر اعلی منیش سسوڈیا ریمانڈ پر ہیں۔

بی جے پی کو اقتدار سے باہر کرنے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی: کے سی آر

حیدرآباد، 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) کے صدر اور تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے۔ چندر شیکھر راؤ (کے سی آر) نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو ملک میں اقتدار سے باہر کرنے تک پارٹی کی جدوجہد جاری رہے گی۔ مسٹر راؤ نے تلنگانہ بھون میں پارٹی کی میراتھن میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔ میٹنگ جمعہ کی رات سات گھنٹے تک جاری رہی۔ وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ بی جے پی تلنگانہ کی ترقی کو ہضم نہیں کر پا رہی ہے۔ میٹنگ میں وزراء، ایم پیز، ایم ایل سی، ارکان اسمبلی، پارٹی کی ریاستی ایگزیکٹو کمیٹیاں، مختلف کارپوریشنوں کے صدور، میئر، ڈی سی سی بی کے صدر، ڈی سی ایم ایس اور دیگر نے بھی شرکت کی۔ مسٹر راؤ نے دعویٰ کیا کہ تلنگانہ کی ترقی ملک کے لیے ایک مثال بن گئی ہے اور اس نے اپنی پالیسی سے دیگر ریاستوں کو متوجہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپنی پارٹی کی نااہلی کو چھپانے کے لیے کئی سازشوں میں ملوث ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی بی آر ایس کے عوامی نمائندوں کو ہراساں کر رہی ہے اور بی آر ایس کے وزراء، ایم پیز، ایم ایل اے، ایم ایل سی اور پارٹی لیڈروں کو پہلے ہی مرکزی ایجنسیوں جیسے سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی)، انکم ٹیکس (آئی ٹی) اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے جھوٹے الزامات سے پریشان کر چکی ہے۔ بی آر ایس کے قومی صدر راؤ نے کہا کہ ہمیں کسی بھی حد تک ہراساں کرنے کی بی جے پی کی کوششوں کو ناکام بنانا چاہئے اور بی جے پی کے بے بنیاد الزامات کا سامنا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا،” ریاست میں غریبوں کے لیے اسکیموں کے نفاذ میں بدعنوانی کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔“ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سے ایم ایل اے کے مستقبل پر اثر پڑے گا اس لیے انہیں ہوشیار رہنا چاہیے۔

بی جے پی میں شامل ہونے سے پہلے اور بعد۔ حیدرآباد میں انوکھے پوسٹرس اور فلیکسی

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میں مختلف مقامات پر پوسٹرس اور فلیکسی بورڈس لگائے گئے ہیں جن میں لکھا گیا ہے کہ بی جے پی میں شامل ہونے سے پہلے اور شامل ہونے کے بعد۔ ان انوکھے قسم کے پوسٹرس اور فلیکسی میں سیاسی لیڈروں کی تصاویر کو جگہ دی گئی ہے جو مرکزی جانچ ایجنسیوں کی کارروائی کے بعد بی جے پی میں شامل ہوئے تھے۔ ان پوسٹرس کے ذریعہ زعفرانی جماعت پر طنز کیا گیا ہے۔ تصاویر کی خاص بات یہ ہے کہ ان سیاسی لیڈروں کے کپڑوں پر بی جے پی میں شمولیت سے پہلے داغ دکھائے گئے اور بی جے پی میں شمولیت کے بعد ان کے کپڑوں میں زعفرانی رنگ کر دیا گیا، بی آر ایس کی رکن قانون ساز کونسل کے کویتا کی تصویر کو بھی اس میں جگہ دیتے ہوئے بتانے کی کوشش کی گئی کہ مرکزی ایجنسی کی کارروائی کے باوجود کویتا کے کپڑوں کا رنگ نہیں بدلا۔ یہ تصاویر ان لیڈروں کی ہے جو مختلف مرکزی ایجنسیوں کی کارروائی کے بعد بی جے پی میں شامل ہو گئے۔ مہاراشٹر، آندھرا پردیش اور بنگال کے لیڈروں کی تصاویر کو ان فلیکسی بورڈس میں جگہ دی گئی ہے۔ مرکزی وزیر جیوتی رادتیہ سندھیا، آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما، مغربی بنگال کے بی جے پی لیڈر سوبندو ادھیکاری، آندھرا پردیش سے تعلق رکھنے والے تاجر اور رکن پارلیمنٹ سوجنا چودھری، سابق مرکزی وزیر نارائن رانے کے کپڑوں پر آئی ٹی اور سی بی آئی کے چھاپوں سے پہلے اور بعد میں رنگ کی تبدیلی دکھائی گئی۔ آخر میں، ہیش ٹیگ بائے بائے مودی لکھا گیا ہے۔ یہ تصاویر اور فلیکسی بورڈس اب موضوع بحث بن گئے ہیں۔

متحدہ آندھرا پردیش کے آخری وزیر اعلی کرن کمار ریڈی کی بی جے پی میں شمولیت!

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) متحدہ آندھرا پردیش میں کانگریس کے آخری وزیر اعلی این کرن کمار ریڈی کی بی جے پی میں شمولیت کی اطلاع ہے۔ ریڈی نے متحدہ آندھرا پردیش کی تقسیم کے ذریعہ تلنگانہ کی تشکیل کے عمل کے سلسلہ میں اُس وقت کی یو پی اے حکومت سے تعاون کا انکار کرتے ہوئے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا اور اپنی خود کی پارٹی بنائی تھی۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے ذریعہ صرف آندھرا پردیش میں انتخابات میں حصہ لیا تھا تاہم ان کی پارٹی ایک بھی نشست حاصل نہیں کر پائی۔ بعد ازاں وہ دوبارہ کانگریس میں شامل ہو گئے۔ کرن کمار ریڈی گزشتہ کچھ عرصہ سے خاموش ہیں۔ دریں اثناء اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ کرن کمار ریڈی کانگریس پارٹی سے استعفیٰ دے کر جلد ہی دو دن میں بی جے پی میں شامل ہو جائیں گے۔ اطلاعات کے مطابق تلنگانہ میں انتخابی مشن کے حصہ کے طور پر زعفرانی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت انہیں دی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ حیدرآباد سے تلنگانہ بی جے پی میں سرگرم رول ادا کریں گے۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے سوئمنگ پول کو 13 مارچ سے کھولنے کا فیصلہ

حیدرآباد 11 مارچ (نامہ نگار) موسم گرما کے آغاز کے پیش نظر شہر حیدرآباد کی عثمانیہ یونیورسٹی کے سوئمنگ پول کو اس ماہ کی 13 تاریخ سے کھول دیا جائے گا۔ کورونا وبا کے پیش نظر اس سوئمنگ پول کو گزشتہ تین سالوں سے نہیں کھولا گیا تھا۔ حکام طویل وقفہ کے بعد سوئمنگ پول کو کھولنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ او یو بیڈمنٹن کورٹس بھی شروع کئے جائیں گے۔ حکام نے سوئمنگ پول کے یوزر چارج میں معمولی اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سوئمنگ پول میں کوچنگ بھی دی جائے گی۔ سوئمنگ پول تین ماہ تک کھلا رہے گا۔ عام لوگوں سے پہلے مہینے کے لیے 2,150 روپے اور اگلے مہینے سے 2,000 روپے وصول کیے جائیں گے۔ حکام نے یونیورسٹی کے طلباء کے لیے پہلے مہینے کے لیے 200 روپے، اگلے مہینے سے 100 روپے، الحاق شدہ کالجوں کے طلباء کے لیے پہلے مہینے کے لیے 850 روپے اور اگلے مہینے سے 700 روپے وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ خدمات جملہ آٹھ بیاچس کے لیے 40 منٹ فی بیاچ کے حساب سے فراہم کی جائیں گی۔ یہ صبح 6 بجے سے 10 بجے تک اور دوپہر 3:30 بجے سے شام 5:30 بجے تک سوئمنگ پول کھلا رہے گا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ خواتین کے لئے ایک خصوصی بیاچ صبح 9:20 سے صبح 10 بجے تک جاری رہے گا۔ چونکہ سوئمنگ پول تین سال کے وقفہ کے بعد کھولا جارہا ہے، حکام نے کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچنے کے لیے تمام اقدامات کیے ہیں۔ کوچس کو ہر وقت دستیاب رکھنے کے علاوہ، ہم ہر بیاچ میں چار لائف گارڈ ہر وقت دستیاب رکھے گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے مقررہ بیاچ کے اوقات پر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

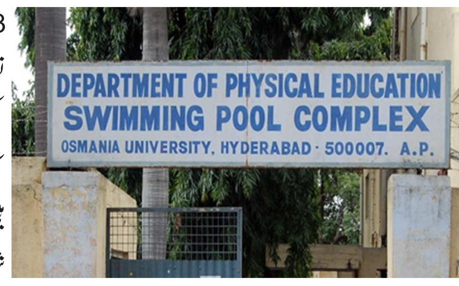

حیدرآباد کی آوٹر رنگ روڈ پر سائیکل ٹریک کے کام جاری

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کی آوٹر رنگ روڈ پر سائیکل ٹریک کے کام جاری ہیں۔ اس بات کی اطلاع سوشیل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم پر سرگرم اسپیشل چیف سکریٹری محکمہ بلدی نظم ونسق و شہری ترقی تلنگانہ اروند کمار نے بذریعہ ٹوئیٹ دیتے ہوئے کہا کہ سائیکل ٹریک کے لئے سرسبزی و شادابی، لینڈ اسکیپنگ کا کام شروع ہوگیا ہے۔ سولار پینلنگ کے کام کو حتمی شکل دیدی گئی ہے اور آئندہ دس دنوں میں کام شروع کر دیئے جائیں گے۔ اس کی تکمیل کے بعد یہ ہندوستان میں اپنی نوعیت کا پہلا سائیکل ٹریک ہوگا۔ انہوں نے اس ٹوئیٹ کے سلسلہ میں وزیر بلدی نظم ونسق کے تارک راما راو کو ٹیگ بھی کیا۔

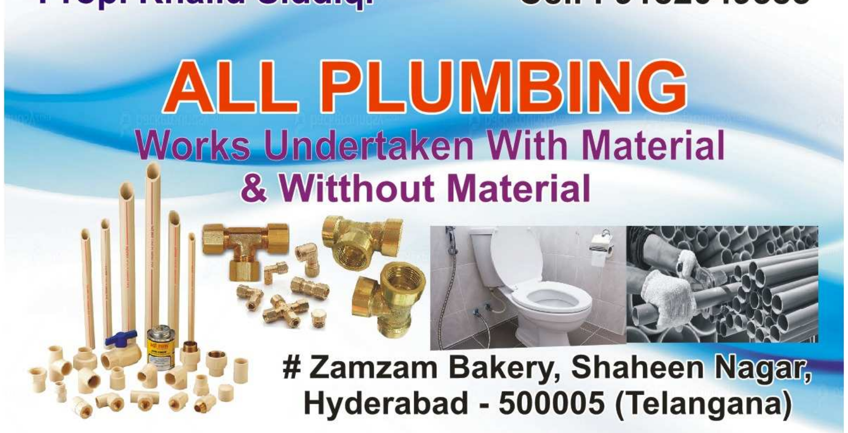

عصرِ حاضر ای پیپر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر
ASR-E-HAZIR

راہل گاندھی کے حالیہ بیانات سے زعفرانی بریگیڈ چراغ پا

انگلینڈ کی کیمبرج یونیورسٹی میں راہل گاندھی نے ملک کی صورت حال کیا بیان کردی، زعفرانی بریگیڈ آپے سے باہر ہوگیا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر کوئی دیش کے امرت کال کا ہی بکھان کرے، اس لیے اسے راہل گاندھی کا بیان بہت ناگوار گزرا۔ اسی ناگواری کے تحت کوئی اسے وزیراعظم کی بدنامی کہہ رہا ہے تو کوئی اس سے بھی آگے بڑھ کر اسے براہِ راست ملک کی توہین قرار دے رہا ہے۔ راہل گاندھی نے اسی پروگرام میں چونکہ چین اور امریکہ کے آپسی تنازعے میں ہندوستان کے ممکنہ کردار کا بھی کاذکر کردیا تھا اس لیے بات وزیراعظم کی بدنامی اور ملک کی توہین سے آگے بڑھ کر چین سے قربت کے الزام تک بھی جا پہنچی۔ لیکن کانگریس و راہل گاندھی کے خلاف یہ مہم جاری ہی تھی کہ لندن میں انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے پروگرام میں راہل گاندھی نے یہ پورا داؤ ہی الٹا کردیا۔ انہوں نے زعفرانی بریگیڈ کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ غیرملکی سرزمین پر میں نے نہیں بلکہ خود وزیراعظم ملک کی توہین کرتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے وزیراعظم کے وہ بیانات پیش کردیئے جس میں وزیراعظم کہیں بھارت میں پیدا ہونے پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہیں تو کہیں یہ کہتے ہیں کہ 70 سالوں بھارت میں کچھ ہوا ہی نہیں۔ راہل گاندھی کے اس جوابی حملے نے زعفرانی غول کی حالت کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی بنادی ہے، اب اس کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ وہ اس کا جواب دے تو بھلا کیسے دے۔ کیونکہ اگر وہ اس کی تردید کرتا ہے تو یہ سب بیانات پبلک ڈومن میں موجود ہیں۔ زعفرانی بریگیڈ کا ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہ وزیراعظم کے مقام و مرتبے اور ملک کی عظمت میں کوئی تمیز ہی نہیں کرپاتا ہے۔ وہ وزیراعظم کو ہی ملک سمجھ بیٹھا ہے اور اسی وجہ سے وہ وزیراعظم پر تنقید کو ملک پر تنقید تصور کرتا ہے۔ جبکہ وزیراعظم بھی ملک کے دیگر شہریوں کی طرح ایک شہری ہیں اور انہیں بھی ایک ہی ووٹ دینے کا اختیار ہے جس طرح دوسرے لوگوں کو ہے۔ اب اگر کوئی شخص ملک کے وقار سے کھلواڑ کرے، ایک خاص عہدے پر پہنچ کر ملک کے سرمایے کو اپنے کچھ چنندہ لوگوں کی جیبوں میں ڈالے، یا ملک کے جمہوری ڈھانچے کو نقصان پہنچائے تو اس پر اس کی گرفت ہونی چاہئے اور یہ اختیار ملک کا آئین دیتا ہے۔ لیکن جو لوگ وزیراعظم کو ملک کے وقار و سالمیت سے بالاتر سمجھتے ہیں وہ اسے برداشت نہیں کرپاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم پر راہل گاندھی کی تنقید سے یہ غول کچھ ایسا بلبلا اٹھا ہے کہ گویا سانپ کی دم پر کسی نے پیر رکھ دیا ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی انگلینڈ میں راہل گاندھی نے ایسا کچھ کہہ دیا ہے جس سے ملک کی توہین ہوئی ہے؟ تو اس کا جواب جاننے کے لیے راہل گاندھی کی کیمبرج کی تقریر کی چند نکات پر نظر ڈال لینا کافی ہوگا۔ راہل گاندھی نے اپنے ایک گھنٹے کے پرزنٹیشن میں پیگاسیس، میڈیا اور دیگر جمہوری اداروں پر حکومت کا قبضہ، اپوزیشن کے خلاف تفتیشی ایجنسیوں کی کارروائی اور چین و امریکہ کے تنازعے میں ہندوستان کے ممکنہ رول پر بات کی۔ پیگاسیس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ "بڑے پیمانے پر سیاسی لیڈروں کے فون میں پیگاسیس ہے، میرے فون میں بھی تھا، مجھے انٹلی جنس کے افسران نے خبردار کیا تھا۔ یہ ایک ایسا دباؤ ہے جو ہم محسوس کرتے ہیں"۔ میڈیا و جمہوری اداروں پر حکومت کے قبضے کے تعلق سے راہل گاندھی نے کہا کہ "جمہوریت کے لیے ضروری ڈھانچہ پارلیمنٹ، آزاد میڈیا اور عدلیہ ہوتے ہیں۔ آج یہ سب مجبور ہوگئے ہیں۔ جب ملک میں میڈیا و جمہوری ڈھانچے پر اس طرح حملہ ہورہا ہو تو اپوزیشن کے طور پر آپ کے لیے لوگوں سے بات کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ہم ہندوستانی جمہوریت کے بنیادی ڈھانچے پر حملے کا سامنا کررہے ہیں"۔ انہوں نے کہا کہ "اپوزیشن کے خلاف مقدمے درج کیے جاتے ہیں۔ میرے خلاف بھی کئی مجرمانہ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ لیکن یہ مقدمات ایسی باتوں پر درج کئے گئے ہیں جو مجرمانہ نہیں تھے۔ اپوزیشن لیڈر کچھ معاملات پر اپنی آواز بلند کررہے تھے کہ انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ بھارت کے آئین میں بھارت کی ریاستوں کو ایک یونین کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور اس یونین کو بات چیت کی ضرورت ہے۔ یہ بات چیت آج خطرے میں ہے"۔ اب بھلا ان میں ایسی کون سی بات ہے جو راہل گاندھی ملک میں، بھارت جوڑو یاترا کے دوران یا پھر پارلیمنٹ میں نہ اٹھاتے رہے ہوں؟ لیکن ہنگامہ مچایا جارہا ہے تو انگلینڈ میں ان کے ان بیانات پر۔ ہنگامہ ایسا کہ ہیمنت بسوا سرما سے لے کر انوراگ ٹھاکر تک اور گری راج سنگھ سے لے کر منوج سنہا تک سب کو اس میں بھارت کی توہین نظر آگئی۔ کمال کا ہے ان لوگوں کا بھارت کی توہین کا پیمانہ بھی کہ اگر وہی بات اگر پارلیمنٹ میں کہی جائے تو باتیں ریکارڈ پر نہیں آنے دیتے اور اگر بیرونِ ملک کہی جائیں تو بھارت کی توہین ہوجاتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جب کانگریس کی جانب سے ان زعفرانی بریگیڈ کو جواب دیا جاتا ہے تو یہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں۔ سچائی یہ ہے کہ ان کے پاس راہل گاندھی کے بیانات کا کوئی جواب نہیں ہے، بس ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنی ہمنوا میڈیا کے ذریعے اسے بھارت کی توہین قرار دینا اور جب اس سے بھی بات نہ بنے تو کانگریس کو چین کا ہمنوا بنا دینا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کانگریس و راہل گاندھی پر چین کی حمایت کا الزام وہ لوگ لگا رہے ہیں جو 20 جوانوں کی شہادت اور ہزاروں کلومیٹر پر قبضے کے باوجود چین کا نام تک لینے کی ہمت نہیں جٹا پارہے ہیں۔ جن کے سپریم لیڈر چین اور ہندوستان کے درمیان 'آتمیتا' کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ زعفرانی ٹولہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کی بیان بازیوں اور سوشل میڈیا پر کارٹونی ویڈیو بنا کر شیئر کردینے سے وہ عوام کی آنکھیں بھی بند کردیں گے، لیکن عوام اب ان کے پروپیگنڈے کو خوب سمجھنے لگے ہیں۔

مضمون نگار: اعظم شہاب

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

شعبان المعظم استقبال رمضان المبارک کا مہینہ

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، انعام و احسان شعبان المعظم کا مہینہ ہم سب پر اور ملت اسلامیہ پر اپنی تمام فضیلتوں عظمتوں کیساتھ سایہ فگن ہے، ماہ شعبان المعظم نصف سے زیادہ کرچکا ہے، رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، یہ موقع یہ ایام اہل ایمان کیلئے مومن و مسلمان کیلئے باعث خیر و برکت اور نہایت ہی مبارک و مسعود ہے، بڑی سعادت اور شرافت کے حصول کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے شعبان المعظم کا مہینہ میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، دوسری روایت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے رجب المرجب کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے، شعبان المعظم میرا مہینہ ہے اور رمضان المبارک میری امت کا مہینہ ہے، ہم ذرہ سوچیں اندازہ لگائیں جس ماہ معظم کی نسبت امام الانبیاء والمرسلین، رحمت للعالمین، خاتم النبین ﷺ کی ذات مبارک و مطہر کی طرف ہے اس کا مقام و مرتبہ کیا ہوگا؟ اس کی فضیلت و عظمت کے کیا کہنے مولانا نے دوران خطاب فرمایا شعبان تشعب سے ماخوذ ہے، جس کا معنیٰ پھیلنے اور پھوٹنے کے ہیں، شعبان المعظم میں اللہ کی رحمت چاروں طرف سے شاخوں کی طرح سے پھیلتی اور پھوٹتی ہیں، حدیث میں ہے شعبان المعظم میں عبادت کرنے والوں روزے رکھنے والوں اعمال صالحہ کی کثرت کرنے والوں پر اللہ رب العزت کی رحمتوں کا نزول بے شمار اور بے حساب ہوتا ہے، ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک و مقدس زندگی عبادتوں کا مجموعہ ہے، آپ کی عبادتوں کا حال ہم اچھی طرح جانتے ہیں، ہم نے بارہا سنا ہے پڑھا ہے سمجھا ہے، کیا کیفیت ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پوری پوری رات نماز میں قیام فرماتے کھڑے رہتے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے پھر آپ ﷺ کی تلاوت و ترتیل کا انداز اللہ اکبر گھنٹوں اس حالت میں گزرتے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاوں مبارک سوج جاتے ورم آجاتا اور پھٹ جاتے لیکن قربان جائیں ہم نبی رحمت ﷺ پر آپ ﷺ کی ذات پر مسلسل مصروف عبادت ہیں اور رب العالمین سے راز و نیاز میں ہمہ تن لگے ہوئے ہیں، شعبان المعظم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر عبادتوں اور روزوں کا اہتمام فرماتے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ہمیں ایسا معلوم ہوتا رمضان المبارک کا مہینہ ہے، شعبان المعظم میں عبادتوں کا یہ حال تو رمضان المبارک کی عبادتوں کا کیا حال ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں سرکار دو عالم ﷺ کا یہ مبارک عمل دعوت عمل دے رہا ہے، ہم بھی اپنی زندگیوں کو اعمال صالحہ اور عبادتوں سے آباد رکھیں، صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شعبان المعظم کا چاند دیکھ کر عبادتوں میں مصروف ہو جاتے کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے، غلاموں کو آزاد کرتے، حاکم لوگ قیدیوں کو رہا کرتے تاجر اپنے معاملات کو سمیٹتے اپنا حساب و کتاب پورا کرتے قرض ادا کرتے، قرض وصول کرتے، مالدار اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتے مقصد یہ ہوتا غریب اور ضرورت مند مستحقین کا فائدہ ہوجائے اور رمضان المبارک کا چاند دیکھتے ہی ہمہ تن عبادتوں میں لگ جاتے دوسرا کوئی کام اور مشغلہ نہیں بس عبادت ہی عبادت کوئی لمحہ رمضان المبارک کا ہاتھ سے یوں ہی جانے نہیں دیتے درحقیقت یہ ہی رمضان المبارک کا صحیح معنوں میں استقبال اور قدردانی ہے، سرکار دو عالم ﷺ کا عمل اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل شعبان المعظم میں اس بات کی واضح دلیل ہے، شعبان المعظم رمضان المبارک کے استقبال کا مہینہ ہے، ہمارے لیے ضروری ہے اس ماہ میں ہم کسی بھی طرح کی غفلت نہ برتیں، رمضان المبارک کے استقبال میں کوئی کسر نہ چھوڑیں، عبادتوں کا نظام العمل بنائیں، اللہ تعالیٰ سے اس کی خاص رحمت اور نعمت طلب کریں۔

از: مولانا محمد جمال الدین رشادی

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ
کیا ہے تو نے متاع غرور کا سودا
فریب سود و زیاں لا الہ الا اللہ
یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتان وھم و گماں لا الہ الا اللہ
خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

علامہ اقبال

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

ہوائی اڈوں کے بعد اب ریلوے اسٹیشنوں کے ذریعہ سونے کی اسمگلنگ

دو علیحدہ ریلوے اسٹیشنوں سے زائد از 5.5 کروڑ روپے مالیتی سونا ضبط

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ ملک بھر میں کسی نہ کسی ایئرپورٹ پر لوگ سونا اسمگل کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں۔ وہ سونے کو مختلف طریقوں سے منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جیسا کہ سونے کو پیسٹ میں تبدیل کرنا، لوہے کے ڈبے میں ڈالنا اور انڈرویئر میں چھپا کر لانا۔ سخت سیکوریٹی انتظامات کی وجہ سے اکثر واقعات میں لوگ سونے کی اسمگلنگ کے معاملے میں ناکام ثابت ہورہے ہیں۔ ہم شمش آباد ہوائی اڈے پر اس قسم کی اسمگلنگ کے زیادہ واقعات رونما ہورہے ہیں۔ لیکن اسمگلرنت نئے راستے تلاش کررہے ہیں اور ٹیکنالوجی کے ذریعے نئی بنیادیں توڑ رہے ہیں۔ سونے کے اسمگلروں نے جو فضائی راستوں تک محدود تھے اب نئے راستے ڈھونڈ لیے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ بھیڑ والی جگہوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اور اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔ لیکن حال ہی میں وہ ریلوے کا انتخاب کرکے اپنی سرگرمیاں انجام دینا چاہتے تھے۔ سونے کی اسمگلنگ کے دو حالیہ واقعات میں ڈائریکٹوریٹ آف انٹیلی جنس ریونیو نے بڑی مقدار میں سونا ضبط کیا ہے۔ ڈائرکٹوریٹ آف ریونیو انٹلی جنس (ڈی آر آئی) حیدرآباد نے سکندرآباد ریلوے اسٹیشن میں 1.32 کروڑ روپئے مالیت کا 2.314 کلو سونا ضبط کیا۔ ایک اطلاع پر ڈی آر آئی حیدرآباد کے عہدیداروں نے فلک نما ایکسپریس کے ذریعہ کولکتہ سے آنے والے ایک مسافر کے پاس سے یہ زرد دھات ضبط کی۔ ڈی آر آئی نے اپنے پریس ریلیز میں کہا کہ سونے کے بسکٹس 2.314 کلو ہیں جن کی مالیت 1.32 کروڑ روپیے ہے۔ اس شخص نے کولکتہ سے یہ سونا خریدا تھا۔ اس کو گرفتار کرتے ہوئے جیل بھیج دیا گیا۔ ریلوے اسٹیشنوں سے 5.53 کروڑ روپے کا سونا ضبط کیا گیا۔ ایک اور معاملے میں ڈی آر آئی حکام نے بتایا کہ 7.396 کلو سونا دستیاب ہوا ہے۔ اس مہینے کی 9 تاریخ کو پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے جو کولکتہ سے آنے والی ہاوڑہ ایکسپریس میں اے پی کے سریکاکولم ریلوے اسٹیشن لایا گیا تھا اور ریلوے پلیٹ فارم پر آنے والے شخص کے پاس سے برآمد ہوا تھا۔ ان کے ساتھ لائے گئے ٹرالی بیگ کے اندر زپ لائننگ جیب میں 7.396 کلو گرام 24 کیرٹ سونا ضبط کیا گیا۔ اس کی قیمت 4.21 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ تاہم گرفتار ملزمان سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو انہوں نے انکشاف کیا کہ سونا بنگلہ دیش سے سمگل کیا جاتا ہے، کولکتہ کی سلاخوں میں پگھلا کر اس طرح منتقل کیا جاتا ہے۔ دونوں کو حکام نے عدالتی تحویل میں لے لیا۔ حکام اس معاملے کی گہرائی سے تحقیقات کررہے ہیں۔

تھیٹر میں دل کا دورہ پڑنے سے سافٹ ویئر ملازم جاں بحق

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد کے تھیٹر میں ایک سافٹ ویئر ملازم کی دل کا دورہ پڑنے سے موت ہوگئی۔ اس کی شناخت کھمم ضلع کے نکل گارگاوں کے رہنے والے مرلی کرشا کے طور پر کی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مرلی کرشا اپنے دوستوں کے ساتھ حیدرآباد کی ایک تھیٹر میں فلم دیکھ رہا تھا کہ اچانک اپنی کرسی سے گر پڑا۔ اس کو فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹرس نے معائنہ کے بعد اس کو مردہ قرار دیا۔ اس بات کی اطلاع اس کے ارکان خاندان کو دے دی گئی اور اس کی لاش آبائی گاوں منتقل کردی گئی۔ ذرائع کے مطابق مرلی کرشا کا باپ میستری ہے اور ماں مزدوری کرتی ہے۔ مرلی کرشا کو حال ہی میں سافٹ ویر انجینئر کی ملازمت ملی تھی اور وہ ملازمت پر رجوع ہونے والا تھا۔ اس کے دوستوں کا کہنا ہے کہ مرلی کرشا میں کوئی بری عادت نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ بہت متحرک رہتا تھا۔

پرائیویٹ اسکول میں چار سالہ طالبہ کی پٹائی ٹیچر کے خلاف والدین کی پولیس سے شکایت

حیدرآباد 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ٹیچر کی جانب سے ایک کمسن طالبہ کی پٹائی کی پولیس سے شکایت کی گئی ہے۔ یہ واقعہ سکندرآباد کے الوال پولیس اسٹیشن کے حدود میں پیش آیا۔ ذرائع کے مطابق سبھاش نگر، مان سرور میں رتیکا نامی چار سالہ معصوم طالبہ ایک پرائیویٹ اسکول میں زیر تعلیم ہے۔ اس کے والدین نے پولیس سے کی گئی شکایت میں کہا کہ پلے اسکول کی ٹیچر جس کی شناخت کلیان کے طور پر کی گئی ہے، نے طالبہ کی پٹائی کردی۔ اس کے والدین نے لڑکی کے جسم پر مار کے نشانات میڈیا کو دکھائے اور اس خصوص میں پولیس سے شکایت کی۔

حیدرآباد میں فاسٹ فوڈ میبحر کے آؤٹ لیٹ پر چوہے نے 8 سالہ بچے کو کاٹ لیا

واقعہ کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل، متاثرہ کے والد کی پولیس میں شکایت

حیدرآباد: 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ایک مشہور فاسٹ فوڈ جوائنٹ کا خوشگوار دورہ حیدرآباد کے ایک بچے کے لیے ڈراؤنا خواب بن گیا جب ایک بڑے چوہے نے اس کی شارٹس کو پکڑ کر اسے کاٹ لیا۔ حیدرآباد کے کومپلی علاقے میں فاسٹ فوڈ میبحر کے آؤٹ لیٹ کے کلوز سرکٹ کیمرے میں قید ہونے والا واقعہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا ہے۔ ویڈیو میں 8 سالہ لڑکے کو اپنے والدین کے ساتھ کھانے میں مصروف دیکھا جا سکتا ہے تب ہی ایک بڑا چوہا ریسٹورنٹ کے واش روم سے باہر ڈائننگ ایریا میں داخل ہوتا ہے۔ جب یہ لڑکے کی شارٹس پر چڑھتا ہے تو اس کا باپ بچانے کے لیے چھلانگ لگاتا ہے اور چوہے کو بچے کی شارٹس سے نکال کر پھینک دیتا ہے۔ بچے کو فوری طور پر مقامی ہسپتال لے جایا گیا جہاں اس کی بائیں ٹانگ پر چوہے کے دو جگہ کاٹنے کا زخم دیکھا گیا اور اس کا علاج کیا گیا۔ لڑکے کے والد، جو ایک فوجی افسر ہیں، نے 9 مارچ کو واقعے کے ایک دن بعد شکایت درج کرائی تھی۔

حیدرآباد: حوالہ ریکیٹ کا پردہ فاش، 40 لاکھ روپے برآمد

حیدرآباد: 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) سلطان بازار پولیس کے ساتھ ٹاسک فورس کے ذریعہ ایک حوالہ ریکیٹ کا پردہ فاش کیا گیا جس نے جمعہ کو ملزم سے 40 لاکھ روپے کی نقدی اور ایک موبائل فون برآمد کیا۔ ملزم نندا کشور راجو، 45 سالہ بنجارہ ہلز میں ایک پرائیویٹ فرم کا ملازم ہے، تروپ بازار میں گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ پولیس کی جانب سے آنے والے ایم ایل سی انتخابات کے پیش نظر شہر میں چیکنگ کا سلسلہ چل رہا ہے۔ اسی چیکنگ کے دوران اسے کاغذات فراہم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے پکڑا گیا تھا جس کی وضاحت کرنے کے لیے وہ نقد رقم ایک بیگ میں لے جارہا تھا۔ ملزم کو نقدی سمیت مزید تفتیش کے لیے محکمہ اطلاعات کے حکام کے حوالے کردیا گیا۔

نوجوان کی خودکشی سے موت، آخری پیغام کے طور پر سیلفی ویڈیو ریکارڈ

حیدرآباد: 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ایک 25 سالہ نوجوان جمعہ کی صبح راجندر نگر کے عطا پور میں اپنے کرائے کے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس کے مطابق اس نے خودکشی سے عین پہلے اپنے فون پر ایک سیلفی ویڈیو ریکارڈ کی۔ ویڈیو میں نوجوان نے اعتراف کیا کہ ذاتی وجوہات کی وجہ سے اس نے یہ انتہائی قدم اٹھایا ہے۔ اس کی شادی کو چار سال ہوچکے تھے لیکن اختلافات کے باعث اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ وہ عطاپور میں کرائے کے کمرے میں الگ رہ رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ نوجوان تعمیراتی مزدور کے طور پر ملازم تھا۔ اس کے پڑوسی نے اسے چھت سے رسی سے لٹکا ہوا پایا اور فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ میلاردیو پلی پولیس نے موقع پر پہنچ کر جائے وقوعہ سے موبائل فون برآمد کرلیا۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

کھیل کی خبریں

احمد آباد ٹیسٹ: شبمن گل کی سنچری اور کوہلی کی نصف سنچری کی بدولت بھارت کا مضبوط موقف

نئی دہلی: 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان جاری چوتھے کرکٹ ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن کپتان روہت شرما کے جلد آؤٹ ہونے کے بعد شبمن گل نے سنچری اسکور کی۔ چیتشور پجارا 42 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے اور اب وراٹ کوہلی نصف سنچری اسکور کرکے ناقابل شکست لوٹے۔ تیسرے دن کا کھیل ختم ہونے تک 3 وکٹوں کے نقصان پر بھارت کا اسکور 282 رنز ہے۔ شبمن گل اپنے ٹیسٹ کیریئر کی سب سے بڑی اننگز کھیلنے کے بعد ناتھن لیون کے ہاتھوں آؤٹ ہوگئے۔ آؤٹ ہونے سے پہلے انہوں نے 235 گیندوں میں 12 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 128 رنز بنائے۔ اس سے قبل آسٹریلیا نے پہلی اننگز میں 480 رنز بنائے تھے۔ احمد آباد کے نریندر مودی اسٹیڈیم میں کھیلے جارہے اس ٹیسٹ میچ میں گیند بازوں کو پچ سے زیادہ مدد نہیں ملی۔ ایسے میں بھارتی بلے بازوں سے بھی امید کی جارہی ہے کہ وہ ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے بہتر بلے بازی کریں گے۔ نوجوان سنسنی خیز اوپنر شبھمن گل (128) اور وراٹ کوہلی (ناٹ آؤٹ 59) کی نصف سنچری کی بدولت ہندوستان نے آسٹریلیا کے خلاف بارڈر-گاوسکر ٹرافی کے چوتھے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں تین وکٹ کے نقصان پر 289 رن بنا کر میچ کو برابری پر پہنچا دیا۔ ہندستان نے تیسرے دن کے کھیل کے اختتام پر 191 رن پیچھے ہے، حالانکہ اس کی ابھی سات وکٹیں باقی ہیں۔ کوہلی 59 رن بنانے کے بعد کریز پر ہیں اور رویندر جڈیجہ 16 رن پر کھیل رہے ہیں۔ گل نے ہندوستانی سرزمین پر اپنی پہلی ٹیسٹ سنچری اسکور کی، انہوں نے 235 گیندوں پر 12 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 128 رن بنائے۔ سنچری بنانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے چیتشور پجارا (42) کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے 113 رن کی سنچری شراکت بھی کی۔ گل اور کپتان روہت شرما نے تیسرے دن کا تیز آغاز کیا۔ گل نے مچل اسٹارک کو ایک اوور میں تین چوکے لگائے، جب کہ روہت نے اگلے اوور میں اسٹارک کو ایک چوکا اور ایک چھکا لگا کر بین الاقوامی کرکٹ میں 17000 رن مکمل کرلیے۔ تاہم آسٹریلیا نے اپنی گیند بازی میں نظم و ضبط لاتے ہوئے جلد ہی چوکوں اور چھکوں پر لگام لگا دی۔ اسے اس کا نتیجہ اس وقت ملا جب روہت نے میتھیو کوہنیمین (1/43) کی گیند کو سیدھا ایکسٹرا کور کے ہاتھ میں دے دیا۔ روہت نے 58 گیندوں کی اپنی اننگز میں تین چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 35 رن بنائے۔ اہم اس کے بعد آسٹریلیائی گیند بازوں کو گل اور پجارا کے درمیان سنچری شراکت داری کا سامنا کرنا پڑا۔ گل نے 29 ویں اوور میں مچل اسٹارک کو چوکا لگا کر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور لنچ تک پجارا کے ساتھ 55 رن جوڑے۔

روہت کے بین الاقوامی کرکٹ میں 17000 رن مکمل

احمد آباد، 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان روہت شرما نے یہاں آسٹریلیا کے خلاف بارڈر-گاوسکر ٹرافی کے چوتھے ٹیسٹ کے دوران ہفتہ کو بین الاقوامی کرکٹ میں 17000 رن مکمل کرلئے۔ روہت کو میچ شروع ہونے سے پہلے اس کارنامے تک پہنچنے کے لیے 21 رن درکار تھے۔ انہوں نے یہ ریکارڈ مچل اسٹارک کی گیند پر چوکا لگا کر بنایا۔ وہ ایسا کرنے والے چھٹے ہندوستانی بلے باز ہیں۔ روہت تاہم اس آغاز کو بڑی اننگز میں تبدیل نہیں کرسکے اور 58 گیندوں پر 35 رن بنانے کے بعد آؤٹ ہوگئے۔ سال 2007 میں ڈیبیو کرنے والے روہت نے اپنے کیریئر میں 438 بین الاقوامی میچ کھیل کر 17014 رن بنائے ہیں۔ روہت نے اپنے شاندار کیریئر میں 47 سنچریاں اور 92 نصف سنچریاں اسکور کی ہیں، جب کہ ان کا سب سے زیادہ سکور 2011 میں سری لنکا کے خلاف 264 ہے۔

ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے کے معاملے میں اشون کمبلے سے آگے نکل گئے

احمد آباد، 11 مارچ (عصر حاضر نیوز) ہندوستان کے اسٹار اسپنر روی چندرن اشون نے احمد آباد ٹیسٹ میں آسٹریلیا کے خلاف چھ وکٹ لے کر ہندوستان کے سابق عظیم اسپنر انل کمبلے کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اشون اب آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز بن گئے ہیں۔ دونوں ٹیموں کے درمیان ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے کے معاملے میں اشون کمبلے سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ اب وہ ان دونوں ممالک کے درمیان ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بولر بن گئے ہیں۔ کمبلے نے 20 میچوں کی 38 اننگز میں 111 وکٹیں حاصل کیں جبکہ اشون نے 113 وکٹیں حاصل کیں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

375 سالہ تاریخی شاہی مسجد فتحپوری کی تزئین ومرمت کا کام جاری

دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان نے پہنچ کر کاموں کا جائزہ لیا

دہلی:11/مارچ (عصرحاضر نیوز) دہلی وقف بورڈ کے چیئرمین امانت اللہ خان نے شاہی مسجد فتحپوری کی مرمت وتزئین کاری کے کام کا جائزہ لینے پہنچے۔ یہ کام گذشتہ 10 ماہ سے جاری ہے۔ امانت اللہ خان خود مسجد کے مینار پر چڑھے اور وہاں موجود تعمیراتی مزدوروں سے کام کی باریکی کو سمجھا اور انہیں ہدایات دیں۔اس دوران نائب امام مفتی محمد انس نے امانت اللہ خان کا استقبال کیا اور مسجد میں جاری کام کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کیا۔مسجد کے شاہی امام مفتی محمد مکرم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسجد کی 375 سالہ تاریخ میں اتنے وسیع پیمانے پر تزئین ومرمت کا کام پہلی مرتبہ ہورہا ہے۔شاہی امام نے کہا کہ وہ مسجد کی خستہ حالی کی طرف مسلسل ذمہ داروں اور حکومت کو مکتوب لکھ لکھ کر توجہ مبذول کراتے رہے مگر کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی جبکہ مسجد میں جگہ جگہ سے پتھر اپنی جگہ چھوڑ رہے تھے اور یہاں وہاں سے گر رہے تھے۔انہوں نے آگے کہا کہ کئی مرتبہ بڑے بڑے پتھر مسجد کے دروازے اور دیواروں سے گر چکے ہیں۔اس موقع پر نمازی بھی وہاں جمع ہوگئے اور مسجد کی مرمت وتزئین کاری پر خوشی کا اظہار کیا۔شاہی امام نے کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ چیئرمین دہلی وقف بورڈ امانت اللہ خان کی ذاتی دلچسپی اور لگن سے یہ اتنا بڑا کام انجام پارہا ہے، جس کے لیے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دراصل شاہی مسجد فتحپوری ایک تاریخی مسجد ہے جسے سنہ 1650 میں شاہجہاں کی بیوی فتحپوری بیگم نے تعمیر کرایا تھا۔اس مسجد کا طرز تعمیر شاہی جامع مسجد دہلی سے ملتا جلتا ہے۔لیکن اپنی قدامت اور خستہ حالی کی وجہ سے کچھ عرصہ سے مسجد کی دیواروں اور میناروں پر لگے بڑے بڑے پتھر چونا چھوڑ کر نیچے گر رہے تھے اور مسجد خستہ حالی کا شکار تھی۔ چیئرمین دہلی وقف بورڈ امانت اللہ خان کے علم میں جب مسجد میں ایک استقبالیہ پروگرام کے دوران یہ بات لائی گئی تو انہوں نے اسی وقت یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ مسجد کی مرمت اور تعمیراتی کام ضرور کرائیں گے۔ امانت اللہ خان نے اپنے اسی وعدہ کی تکمیل کرتے ہوئے تقریباً10 ماہ قبل مسجد میں تعمیر وتزئین کے کام کی شروعات کی تھی، جس کے تحت شمالی جانب کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اب مسجد کے جنوبی جانب کی مینار اور دیواروں پر کام جاری ہے۔اس کام کے لئے راجستھان سے ماہرین کی ایک ٹیم کی مدد لی گئی ہے جنہیں مساجد کے تعمیراتی کام کا کافی تجربہ ہے اور محمد سلیم کی دیکھ ریکھ میں خستہ حالی کا شکار ہو چکے پتھروں کی جگہ نئے تراشے ہوئے پتھروں کو مہارت کے ساتھ اسی مقام پر فٹ کررہے ہیں، ساتھ ہی پتھروں کے درمیان درازوں کے خلا کو بھی پُر کرنے کا کام کر رہے ہیں۔اس موقع پر امانت اللہ خان نے بتایا کہ اس کام میں کروڑوں روپے کا خرچ آئے گا جس کا سارا خرچ وقف بورڈ برداشت کرے گی۔انہوں نے آگے کہا کہ مسجد میں جاری تعمیراتی اور تزئین کے کام کو انشاء اللہ مرحلہ وار طریقہ سے مکمل کرایا جائے گا۔خواہ اس میں کتنا ہی صرفہ درکار ہو۔اس دوران امانت اللہ خان کے ساتھ موجود وقف بورڈ کے سیکشن آفیسر حافظ محفوظ محمد نے بتایا کہ مسجد فتحپوری میں اس سے قبل وضو خانہ کی تعمیر اور تجدیدکاری کا کام مکمل ہو چکا ہے، جو نہایت خستہ حالت میں تھا جسے ازسرنو تعمیر کرایا گیا اور اب پوری مسجد فتحپوری کی تزئین ومرمت کا کام مرحلہ وار طریقہ سے گزشتہ 10 ماہ سے جاری ہے۔انہوں نے آگے بتایا کہ اس دوران مسجد کی بجلی کی ساری وائرنگ نئی ڈالی گئی ہے اور مسجد کے تمام پرانے پنکھوں کو تبدیل کر کے نئے پنکھے لگائے جارہے ہیں اور دہلی وقف بورڈ چیئرمین کی ہدایت ورہنمائی میں ترجیحی بنیاد پر اس کام کو مکمل کرلیا جائے گا۔

افغانستان: بلخ میں پھر دھماکہ، ایک جاں بحق، 5 زخمی

کابل:11/مارچ (ذرائع) افغان پولیس نے اعلان کیا ہے کہ ملک کے شمال میں واقع صوبہ بلخ کے دارالحکومت مزارشریف میں آج ہفتے کے روز پھر ایک دھماکہ ہوگیا ہے۔جمعرات کو بھی بلخ میں دھماکہ ہوا تھا جس میں بلخ کے گورنر داؤد مزمل جاں ہو گئے تھے۔اس دھماکے کی ذمہ داری تنظیم ''داعش'' نے قبول کی تھی۔ہفتہ کو افغان پولیس کے بیان میں بتایا گیا کہ دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔بلخ پولیس کے ترجمان محمد آصف وزیری نے کہا کہ بلخ کے دوسرے پولیس ڈسٹرکٹ میں ایک دھماکہ ہوا ہے۔ہم تفصیلات کا اعلان بعد میں کریں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ دھماکے سے بڑی تعداد میں ہلاکتوں کا امکان نہیں ہے۔خیال رہے طالبان حکام جمعرات کو ہونے والے دھماکے کی تحقیقات کر رہے ہیں جس میں صوبائی گورنر اور دو دیگر افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ یہ دھماکہ گورنر کے دفتر میں کیا گیا تھا۔تنظیم ''داعش'' نے ایک بیان میں، جو اس کی عماق نیوز ایجنسی کے ذریعے شائع کیا گیا ہے، کہا تھا کہ اس کا ایک جنگجو ریاست کے گورنر کا ان کے دفتر کے باہر انتظار کر رہا تھا۔گورنر کے نکلتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اپنی دھماکہ خیز مواد سے دھماکہ کردیا۔دو روز قبل دھماکے میں بلخ کے گورنر داؤد مزمل جاں بحق ہو گئے تھے۔

عالم عرب اور اکثر اسلامی ملکوں میں یکم رمضان المبارک کب ہوگا؟ رمضان المبارک کا چاند کب نظر آئے گا؟ عالمی فلکیاتی مرکز کی رائے

دبئی:11/مارچ (ذرائع) ابوظہبی میں قائم بین الاقوامی فلکیاتی مرکز نے رمضان المبارک کے چاند کے حوالے سے امکانات کے حوالے سے رائے پیش کی ہے۔فلکیاتی مرکز نے بتایا کہ بعض ملکوں میں شعبان کا مہینہ 21 فروری بروز منگل شروع ہوا اور یہ ملک 21 مارچ بروز منگل رمضان المبارک کے چاند کو دیکھنے کی کوشش کریں گے۔دیگر کئی ملکوں میں شعبان کا مہینہ 22 فروری بروز بدھ کو شروع ہوا تھا۔ان ملکوں میں انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی اور بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان، ایران، عمان، اردن، الجزائر، مراکش اور موریطانیہ شامل ہیں۔ ان ملکوں میں ماہ مقدس کا چاند دیکھنے کی کوشش 22 مارچ بدھ کو کی جائے گی۔مرکز کے ڈائریکٹر محمد شوکت عودہ نے مرکز کی آفیشل ویب سائٹ پر ایک بیان میں کہا ہے کہ 21 مارچ منگل کو ہلال کی تحقیقات کرنے والے ملکوں میں چاند کا نظر آنا ناممکن ہے۔کیونکہ 21 مارچ کو چاند سورج کے غروب سے قبل ہی غروب ہوجائے گا۔اس طرح ان ملکوں میں شعبان کے مہینے کے 30 دن مکمل ہوں گے اور ان ملکوں میں یکم رمضان المبارک 23 مارچ جمعرات کو ہوگا۔محمد شوکت عودہ نے بات آگے بڑھائی اور کہا وہ ممالک جو 22 مارچ بدھ کو ہلال کی تحقیقات کریں گے۔اس دن چاند کو دیکھنا دنیا کے مشرق میں ٹیلی سکوپ کے ذریعے ممکن ہے۔وسطی ایشیا، مشرقی یورپ اور جنوبی افریقہ میں چاند ننگی آنکھ سے دیکھنا مشکل سے ممکن ہے۔ چاند مغربی ایشیا، بیشتر افریقہ، مغربی یورپ اور امریکہ میں نسبتاً آسانی سے ننگی آنکھ سے دیکھنا ممکن ہوگا۔انہوں نے کہا 22 مارچ کو چاند دیکھنے کی کوشش کرنے والے زیادہ تر ملکوں میں توقع کی جارہی ہے وہ چاند دکھائی دینے کا اعلان کر دیں گے اور ان ملکوں میں بھی جمعرات 23 مارچ کو یکم رمضان ہوگا۔اس حوالے سے یہ بھی مدنظر رہے کہ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں بدھ کے روز چاند نظر نہ آنے کا امکان ہے اور ہوسکتا ہے ان ملکوں میں یکم رمضان المبارک جمعہ 24 مارچ کو ہو۔مرکز نے ایک نقشہ بھی شائع کیا جس میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کے تمام خطوں سے 22 مارچ بروز بدھ کو رمضان المبارک کا چاند کس حد تک دیکھا جاسکتا ہے۔نقشہ کی تفصیل ایسے بنتی ہے۔۔ نقشے میں سرخ رنگ والے علاقوں میں چاند دیکھنا ناممکن ہے۔ان علاقوں میں چاند سورج سے پہلے غروب ہوجائے گا یا غروب آفتاب کے بعد ملاپ کے اوقات میں غروب ہوگا۔بے رنگ علاقوں میں چاند کا دیکھنا دوبین اور ننگی آنکھ سے دیکھنا ممکن نہیں۔ نیلے رنگ والے علاقوں میں ہلال دیکھنا صرف دوربین سے ممکن ہوگا۔گلابی رنگ میں واقع علاقوں میں دوربین کے ذریعے ہلال کو دیکھنا ممکن ہے، فضا کی مکمل صفائی اور تجربہ کار مبصر کی نگرانی کی صورت میں ہلال کو کھلی آنکھوں سے دیکھنا بھی ممکن ہوگا۔سبز رنگ والے علاقوں میں چاند کو کھلی آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔

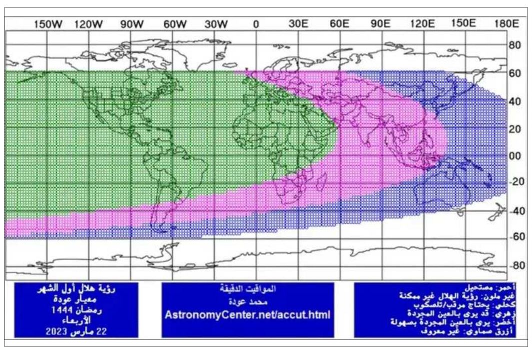

ناسا کا اسپیکس کرو-5 کی ہفتہ کو زمین پر واپسی ہوگی

لاس اینجلس، 11 مارچ (ایجنسی) امریکی خلائی ایجنسی ناسا کا اسپیکس کرو-5 مشن بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) سے نکل کر ہفتہ کو زمین پر واپس آئے گا۔ناسا کے مطابق اسپیس ایکس ڈریگن خلائی جہاز ہفتے کی دوپہر 2 بجکر 5 منٹ پر آئی ایس ایس سے زمین کے لیے روانہ ہوگا۔انہوں نے بتایا کہ خلائی جہاز تقریباً 9:02 بجے فلوریڈا کے ساحل سے بحر اوقیانوس یا خلیج میکسیکو میں اترے گا۔انہوں نے کہا کہ ناسا کے خلانورد نکول مان اور جوش کاساڈا، جاپان ایرا سپیس ایکسپلوریشن ایجنسی کے خلاباز کوئیچی وکاٹا اور روکوسموس کا سمونانٹ اینا کیکینا چھ ماہ کے سائنس مشن پر خدمات انجام دیں گے۔انہوں نے بتایا کہ خلائی جہاز بھی اہم تحقیق کے بعد زمین پر واپس آئے گا۔

پنجاب میں کسانوں کی بدحالی، ناقابل تحمل قرض کا بوجھ

مایوسی کے عالم میں 11 سالوں کے دوران 1403 کسانوں نے کی خودکشی

امرتسر:11/مارچ (عصرحاضر نیوز) پنجاب میں کسانوں کی خودکشی کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔مختلف وجوہات کی بنا پر کسان طبقہ میں خودکشی کے رجحانات بڑھ رہے ہیں اور سب سے بڑی وجہ بڑھتے ہوئے قرض کو ٹھہرایا جارہا ہے۔اس سلسلے میں ایک اعداد و شمار سامنے آئے ہیں جو حیران کرنے والا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یکم مارچ 2012 سے لے کر 28 فروری 2023 تک، یعنی گزشتہ 11 سالوں کے دوران 1403 کسانوں نے خودکشی کی ہے۔اتنا ہی نہیں، کھیت پر کام کرنے والے 403 مزدوروں کی خودکشی کا معاملہ بھی روشنی میں آیا ہے۔جو رپورٹ سامنے آئی ہے اس میں بتایا جارہا ہے کہ سب سے زیادہ اموات پنجاب کے مانسا ضلع میں ہوئی ہیں۔ یہاں 314 کسانوں نے قرض کی وجہ سے موت کو گلے لگالیا ہے۔دوسرے مقام پر بھٹنڈا ضلع ہے جہاں 269 کسانوں نے خودکشی کر اپنی زندگی ختم کرلی۔اگر 2022 کی بات کی جائے تو کسانوں کی خودکشی کے معاملے میں پنجاب حکومت کٹھرے میں کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ 2022 میں تو 25 دنوں کے اندر ہی تقریباً 14 کسانوں نے قرض کی وجہ سے خودکشی کرلی تھی۔ ریاست میں اس معاملے پر خوب سیاست بھی ہوئی اور کانگریس کے ریاستی صدر امرندر سنگھ راجہ وڈنگ نے عآپ حکومت کو گھیرتے ہوئے کہا تھا کہ 25 دنوں میں 14 کسانوں کی خودکشی، کیا آپ اَن داتا (کسان) کو اس بات کی سزا دے رہے ہیں کہ انھوں نے عآپ کو ووٹ دیا؟۔ پنجاب کے سب سے بڑے فارمرس یونین یعنی بھارتیہ کسان یونین اوگراہاں نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ اپریل 2022 میں تقریباً 14 کسانوں نے خودکشی کرلی۔ان میں سے 11 کسانوں کا تعلق مالوہ علاقہ سے تھا۔ پنجاب میں کسانوں کی حالت لگاتار خراب ہو رہی ہے اور عآپ حکومت نے جو وعدے کیے تھے، وہ بھی اس کو پورا کرنے میں پوری طرح ناکام نظر آرہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس اور بی جے پی دونوں ہی عآپ حکومت کے خلاف اکثر آواز اٹھاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ بہرحال، پنجاب کے بعد اگر بات کریں تو پڑوسی ریاست ہریانہ میں گزشتہ 5 سالوں کے دوران تقریباً 23 کسانوں نے قرض کی وجہ سے موت کو گلے لگایا۔اترپردیش کی حالت انتہائی دگرگوں ہے جہاں گزشتہ پانچ سالوں میں 398 کسانوں نے خودکشی کی۔راجستھان کی حالت قدرے بہتر ہے کیونکہ گزشتہ پانچ سالوں میں صرف 7 کسانوں نے خودکشی جیسا قدم اٹھایا۔اگر مہاراشٹر کی بات کی جائے، تو وہاں کے کسان یوپی سے بھی خراب حالت میں ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں مہاراشٹر میں 12552 کسانوں نے اپنے حالات سے پریشان ہو کر موت کو گلے لگالیا۔زرعی یونیورسٹیوں کے ذریعہ کی گئی مختلف تحقیقوں کے ذریعہ جانکاری ملی ہے کہ پنجاب میں کسانوں کی خودکشی کے پیچھے زبردست قرض ایک بڑی وجہ تھی۔ کسان قرض کے جال میں پھنستے چلے جارہے تھے۔ مرکزی وزیر زراعت نریندر تومر نے پارلیمنٹ میں یہ جانکاری گزشتہ ماہ ایک سوال کے جواب میں دی تھی۔

مہاراشٹر: این سی پی لیڈر حسن مشرف کے گھر ای ڈی کا دوسری بار چھاپہ

بیوی نے کہا-ان سے کہیں، ہمیں گولی ماردیں!

ممبئی:11/مارچ (عصرحاضر نیوز) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کولہاپور میں ایک کوآپریٹو شوگر مل کی خریداری میں مبینہ بے ضابطگیوں کے سلسلے میں سینئر این سی پی لیڈر حسن مشرف کے گھر اور دیگر احاطے پر چھاپہ مارا۔ای ڈی نے حسن مشرف کے خلاف دو مہینے میں دوسری مرتبہ چھاپہ ماری وئی ہے۔خیال رہے کہ ای ڈی کی طرف سے 11 جنوری کو کولہاپور اور پونے میں ان کے رشتہ داروں اور ساتھیوں کے علاوہ مشرف کے خلاف یہ دوسری براہ راست کارروائی ہے۔سخت سیکورٹی کے درمیان ای ڈی کی ٹیم نے مشرف کے گھر پر چھاپہ مارا اور کاگل میں واقع ان کے گھر کی تلاشی لی۔آج صبح جیسے ہی چھاپے شروع ہوئے ناراض این سی پی کارکنان، جن میں بڑی تعداد میں خواتین بھی شامل تھیں، مشرف کے گھر کے باہر جمع ہوئے اور بی جے پی، حکومت اور تحقیقاتی ایجنسیوں کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے زبردست احتجاج کیا۔اسی دوران حسن مشرف کی اہلیہ سائرہ مشرف گھر کے گیٹ پر آئیں اور کارکنوں سے کہا کہ امن قائم رکھیں اور ان سے کہیں کہ ہمیں گولی ماردیں۔کارکنوں کا کہنا ہے کہ مشرف صاحب گھر میں نہیں ہیں۔گھر میں بچے کو بخار ہے۔اگر اسے کچھ ہوا یا گھر کی خواتین میں سے کسی کو کوئی پریشانی ہوئی تو ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

روزانہ 5500 بچے تمباکو کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں: ماہرین

شملہ،10 مارچ (ایجنسیز) روزانہ 5,500 بچے عمر بھر کے لیے تمباکو کی لت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور ان میں سے ایک تہائی بچے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ کینسر، عارضہ قلب، دماغی دورے اور دمہ جیسے خطرناک امراض کی زد میں آتے ہیں۔نیشنل انٹیگریٹڈ ڈیزیز سرویلانس پروگرام کے صدر تحقیقاتکار اور مشہور وبائی امراض کے ماہر ڈاکٹر نریش پروہت نے یہ بات جمعہ کے روز یو این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بات بتائی۔انہوں نے بتایا کہ ہندوستان میں دنیا بھر میں تمباکو استعمال کرنے والوں کی دوسری سب سے بڑی تعداد (26.8 کروڑ) موجود ہے۔ڈاکٹر نریش پروہت نے چمبہ میں قائم پنڈت جواہر لال نہرو گورنمنٹ میڈیکل کالج کے زیر اہتمام سگریٹ نوشی اور منشیات کے خطرات پر جاری میڈیکل ایجوکیشن (سی ایم ای) پروگرام میں ایک خطاب کے بعد کہا کہ ”موجودہ رجحان کے مطابق، نوجوانوں اور ناخواندہ لوگوں میں سگریٹ کی جگہ بیڑی اور حقہ کی عادت بڑھ رہی ہے، جب کہ اعلیٰ طبقے میں، سگریٹ کی جگہ سگار کی لت پروان چڑھ رہی ہے۔اس میں تمباکو سے متعلق مخصوص نائٹروسامائنز (TSNAs) کی زیادہ مقدار موجود ہوتی ہے جو کہ کینسر کا باعث بننے والے سب سے زیادہ طاقتور مادوں میں شمار ہوتا ہے۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

قانون کے رکھوالوں کا مشکوک کردار انصاف رسانی میں رکاوٹ

نوراللہ جاوید، کولکاتا

آزادی کے 75 سال بعد بھی عوام کی جمہوری امنگوں کی عکاسی کرنے میں ناکام پولس کے سیاسی استعمال پر روک، اصلاحات اور نظام میں شفافیت لائے بغیر امن و انصاف کا قیام مشکل ”مجھے اب نہ عدالت پر بھروسہ ہے نہ یوگی کی پولیس پر۔ ہماری بچی کا ریپ اور اس کا قتل کرنے والے ٹھاکر برادری سے تھے اس لیے مجرموں کو عدالت سے رہائی مل گئی ہے۔ یہ برہمن وادی لوگ ہیں، ملک کو ذات پات اور مذہب کے نام پر بانٹ کر اپنے مفادات کی تکمیل کر رہے ہیں۔ پولیس پہلے ہی دن سے مجرموں کو بچانے میں لگی ہوئی تھی اور اس میں اس کو کامیابی بھی مل گئی ہے“۔ یہ الفاظ ہاتھرس عصمت ریزی کے بعد قتل کیے جانے والی لڑکی کے گھر والوں کے ہیں جو انہوں نے ہاتھرس معاملے میں تین ملزمین کی رہائی کے رد عمل میں کہے ہیں۔ گزشتہ دو سالوں سے انصاف کے لیے در در بھٹکنے والے خاندان کے صبر کا پیمانہ کچھ اس طرح لبریز ہوا کہ ملک میں انصاف کے نظام کی سب سے بڑی خامی کا پردہ چاک ہوگیا۔ محض چار دن بعد ملک بھر میں آٹھ مارچ کو یوم خواتین کے نام پر عورتوں کے حقوق اور آزادی اور مساوات کے نعرے لگائے جائیں گے۔ عورتوں کو یکساں حقوق فراہم کرنے سے متعلق بڑے بڑے دعوے اور لمبی لمبی رپورٹیں پیش کی جائیں گی۔ مگر جب خواتین کو انصاف دینے کی بات آتی ہے تو ملک میں انصاف کا نظام پوری طرح سے ڈھیر نظر آتا ہے۔

یہ ناانصافی و زیادتی اور پولیس کا دہرا کردار صرف ہاتھرس عصمت دری و قتل کیس تک محدود نہیں ہے بلکہ اناو کے سابق بی جے پی ممبر اسمبلی کے ذریعہ ایک لڑکی کی عصمت دری اور اس کے بعد اس پورے خاندان کی تباہی و بربادی اور جموں وکشمیر میں ننھی سی معصوم بچی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری اور قتل کے معاملے میں بھی پولیس کا کردار صرف لاپروائی والا نہیں تھا بلکہ وہ مجرموں کے ساتھ کھڑی رہی اور حتی الامکان انہیں بچانے کی کوشش کرتی رہی۔ عصمت دری اور قتل کی شکار خواتین کے مجرموں کو بچانے کے لیے پورا سسٹم کام کرتا ہے اور انصاف کی راہیں مسدود کر دی جاتی ہیں۔ یہ صرف عصمت دری کی شکار خواتین تک محدود نہیں ہے بلکہ پولیس کا کردار پوری طرح سیاسی ہوتا ہے اور حکمرانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ دراصل ملک میں پولیس کے معاملات کو کنٹرول کرنے والا قانونی اور ادارہ جاتی ڈھانچہ انگریزوں کی دین ہے۔ یہ ڈھانچہ تحریک آزادی کو دبانے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ المیہ یہ ہے کہ نوآبادیاتی نظام پر پولیس کے اس سسٹم اور قانونی ڈھانچہ میں آزادی کے پچھتر سال بعد بھی بھارت کے عوام کے جمہوری امنگوں کو پورا کرنے کے لیے اصلاحات نہیں کی گئی۔ نوآبادیاتی دور میں تحریک آزادی کو دبانے کے لیے اس سسٹم کا استعمال کیا جاتا تھا اور آج یہ پورا نظام حکمراں جماعت اور اشرافیہ کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔

چناں چہ ہاتھرس میں دلت لڑکی کی عصمت دری اور قتل کے واقعے کے نتیجے میں ہونے والی بدنامی سے بچنے کے لیے ایک مسلمان صحافی صدیق کپن کو جھوٹے الزامات میں پھنسا کر فرقہ واریت اور مسلم دشمنی کا ایک نیا چیپٹر کھول دیا گیا تاکہ عوام کی توجہ دوسری جانب مبذول ہو جائے۔ صدیق کپن دو سال سے زیادہ بغیر کسی جرم کے یوپی پولیس کی تحویل میں رہے۔ ان کے خلاف مرکزی ایجنسی ای ڈی کو لگا دیا گیا۔ مرکزی ای ڈی نے منی لانڈرنگ کے معاملے میں چھوٹی سی بھی کوتاہی ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کے باوجود جیل سے رہائی کے لیے صدیق کپن اور ان کے خاندان کو سب کچھ لٹا دینا پڑا۔ دلی فسادات کو تین سال گزر جانے کے باوجود اصل فسادی آزاد ہیں اور بے قصور افراد جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہیں۔

پولیس کے سیاسی استعمال اور حکمراں جماعت کے مفادات کے تحفظ اور آلہ کار کے طور پر استعمال کرنے کے معاملے میں کوئی بھی سیاسی پارٹی غلطیوں سے مبرا نہیں ہے بلکہ اس معاملے میں تمام سیاسی جماعتوں کا ریکارڈ خراب رہا ہے۔ سیاسی جماعتیں اقتدار میں آتے ہی پولیس کے ذریعہ اپنے مخالفین کو خاموش کراتی ہیں ہے۔ اس وقت جس طریقے سے یوپی، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش، گجرات اور بی جے پی کی زیر اقتدار دیگر ریاستوں میں پولیس کا بدترین استعمال کیا جا رہا ہے وہ یقیناً آزاد بھارت کی تاریخ کا بھی بدترین دور ہے۔ پولیس ڈپارٹمنٹ بطور ادارہ اپنی خودمختاری مکمل طور پر کھو چکا ہے۔ کون مجرم ہے اور کس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے اس کا فیصلہ عدالت نہیں بلکہ سیاسی جماعتیں کر رہی ہیں اور پولیس ان کے فیصلوں کو روبہ عمل لا رہی ہے۔ حکمراں جماعت کے لیڈروں کے بیانات پر جرم ثابت ہونے سے قبل ہی مخالفین کے مکانات پر بلڈوزر چلا دیے جاتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ جن ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت نہیں ہے وہاں بھی صورت حال کوئی اچھی نہیں ہے۔ مغربی بنگال میں ”سیکولرزم کی چمپئن“ ممتا بنرجی برسر اقتدار ہیں مگر یہاں بھی ممتا بنرجی کی تنقید کرنے پر کسی بھی وقت پولیس آپ کے گھر پہنچ سکتی ہے۔ اس زیادتی کے شکار عام شہری اور سماجی کارکن ہی نہیں ہے بلکہ آئی ایس ایف کے ممبر اسمبلی نوشاد صدیقی کو بھی بیالیس دنوں تک بغیر کسی جرم کے جیل میں رہنا پڑا۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے حکمراں جماعت کی غنڈہ گردی کے خلاف احتجاج کرنے کی جرأت کی۔ پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا اور اس کے بعد مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپ کے معاملے میں نوشاد صدیقی سمیت اسی افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ ایک معاملے میں اتنے بڑے پیمانے پر گرفتاری پر عدالت بھی حیران ہوئی۔ چالیس دنوں تک قید میں رکھنے کے بعد پولیس یہ ثابت کرنے میں ناکام رہی کہ نوشاد صدیقی نے نفرت انگیز بیان اور پولیس پر حملے کرنے کے لیے عوام کو اکسایا تھا۔ دنیا یہ بھی جانتی ہے کہ مہاراشٹر کے کورے گاوں کے معاملے میں کس طرح کی کارروائی کی گئی۔ وہیں گئوکشی کے شبہ میں ہریانہ میں ناصر اور جنید کو مار مار کر ہلاک کرنے والوں کے ساتھ پولیس کا سلوک بھی عیاں ہے۔ دراصل پولیس کے اس پورے نظام میں تعصب اور اقلیتوں کے تئیں نفرت اوپر سے نیچے تک رچ بس گئی ہے۔ نفرت اور تعصب کا شکار پولیس کا پورا نظام تعفن زدہ ہو چکا ہے۔ اس سے انصاف اور امن و امان کی امید وابستہ نہیں کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ مہاراشٹر کے ضلع لاتور میں تلنگانہ کے بی جے پی ممبر اسمبلی ٹی راجا سنگھ ہزاروں کے مجمع میں کھلے عام مسلمانوں کے خلاف تشدد کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ انہوں اس طرح کا بیان ایک مہینے میں دوسری مرتبہ دیا ہے۔ مگر نہ پولیس نے کارروائی کی اور نہ ہی عدالت نے ازخود نوٹس لیا۔ اسی طرح دلی اور ملک کے دیگر حصوں میں دھرم سنسد کے انعقاد کے ذریعہ مسلمانوں کا قتل عام کرنے کی بات کرنے والے آزاد ہیں۔ سپریم کورٹ کی تنبیہ بھی پولیس کی ضمیر کو جگا نہیں سکی ہے مگر اس سے کم شدت والے بیانات دینے والے مسلم نوجوان برسوں سے جیل میں ہیں۔ اگر ٹی راجا سنگھ اور شرجیل امام کی تقریر کا موازنہ کیا جائے تو تو شرجیل امام بہر صورت بے قصور نظر آئیں گے مگر شرجیل امام کے خلاف ایک ہی معاملے میں متعدد ریاستوں میں مقدمات درج ہیں، مختلف ایجنسیاں جانچ کر رہی ہیں۔ ایک معاملے میں ضمانت مل جاتی ہے تو دوسرا کیس کھل جاتا ہے۔ سسٹم اور نظام اس قدر فرسودہ اور بے بس ہو چکا ہے کہ سپریم کورٹ کی بار بار ہدایات کے باوجود میڈیا پر مسلمانوں کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔ ہر ایک معاملے میں مسلمانوں کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ میڈیا مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز ماحول بنانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے مگر نہ پولیس اور نہ ہی عدالت بے لگام میڈیا پر شکنجہ کسنے کو تیار ہے۔

نفرت انگیز بیانات اور معاملات میں پولیس کے اس دوہرے کردار نے واضح کر دیا ہے کہ بھارت کی پولیس مکمل طور پر سیاسی ادارے میں تبدیل ہو چکی ہے۔ مسلمانوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کے معاملے میں مکمل طور پر تعصب کا شکار ہے۔ دسمبر 2018 میں مہاراشٹر کی ایک پولیس آفیسر بھاگیہ شری نوتا کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں وہ شیخی بگھارتے ہوئے کہتی ہے کہ اس نے بڑی تعداد میں دلتوں اور مسلمانوں کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کیے ہیں اور ان کے خلاف تشدد کیا ہے۔ بھاگیہ شری کا یہ ویڈیو پولیس فورس میں سماجی تعصبات کی حقیقی تصویر کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہفت روزہ دعوت کے انہی صفحات میں ہم نے مسلمانوں کے تئیں پولیس کی سوچ اور نظریہ سے متعلق ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ ہر چار میں سے ایک پولیس والا مسلمانوں کے تئیں تعصب کا شکار ہے۔ دوسری جانب مختلف تجزیاتی سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ پولیس کے نظام پر پسماندہ، دلت اور اقلیتی طبقات کا اعتماد بھی کم ہو رہا ہے۔ ایسے میں سوال یہ ہے کہ آخر پولیس کا سیاسی استعمال کب بند ہوگا؟ 2006 میں سپریم کورٹ کے ذریعہ پولیس نظام میں اصلاحات اور آئی جی کی تقرری میں شفافیت اور اس عہدہ کی مدت محدود کرنے کی ہدایت دیے جانے کے باوجود اٹھارہ سال گزر جانے کے بعد بھی پولیس نظام میں اصلاحات لانے کی کوشش تک نہیں کی گئی ہے۔ یہ صورت حال کئی سوالات کو جنم دیتی ہے کہ پولیس کا تعفن زدہ ڈھانچہ کب تک غریب و مظلوم افراد کو انصاف دلانے کے بجائے ان پر ظلم و زیادتی کرتا رہے گا۔ اس سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے بھی یا نہیں؟ پولیس کا ڈھانچہ سیاست دانوں کے زیر اثر آسانی سے کیوں آجاتا ہے؟ پولیس کے کردار کو غیر جانبدار بنانے کے لیے ایسے کون سے اقدامات ہیں جنہیں فوری اٹھانے کی ضرورت ہے؟

مغربی بنگال کے سابق آئی پی ایس آفیسر ڈاکٹر ندرالاسلام ہفت روزہ دعوت سے بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ پولیس کے سسٹم میں ایسی خامیاں ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے سیاسی دباو کے بغیر پولیس افسران کا کام کرنا ہی مشکل ہے۔ جب تک اس نظام میں شفافیت نہیں آتی ہم بہتری کی امید نہیں کر سکتے ہیں۔ پولیس کو جواب دہ بنانے کے لیے کوئی ادارہ نہیں ہے۔ 2006 میں سپریم کورٹ نے پولیس نظام میں اصلاحات کے لیے کئی تجاویز دیں مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ لا اینڈ آرڈر ریاست کا موضوع ہے، پولیس نظام میں تبدیلی اور اصلاحات کی ذمہ داری بھی اسی کی ہے۔ زیادہ تر ریاستوں نے 1861 کے ایکٹ کی پیروی کرتے ہوئے اور پولیس اصلاحات کے مطالبات کے تئیں لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ پولیس ایکٹ 1861 میں کئی خامیاں ہیں۔ ایکٹ کے سیکشن تین میں پولیس سپرنٹنڈنٹ ریاستی حکومت کے ماتحت ادارہ ہے۔ اسی طرح ایکٹ کے سیکشن تئیس میں کہا گیا ہے کہ پولیس افسروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ مجاز اتھارٹی کی طرف سے وہ قانونی طور پر جاری کیے گئے تمام احکامات اور وارنٹوں کی فوری تعمیل کرے۔ اس طرح اس افسر کو ریاست میں سیاسی طاقت رکھنے والوں یا اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد کے ماتحت کیا گیا۔ یہ سیاسی وابستگی پولیس افسران کو اپنے فرائض آزادانہ طور پر انجام دینے سے روکتی ہے۔ ندرالاسلام کہتے ہیں کہ پولیس افسروں کی تقرری، تبادلہ اور پرموشن سب ریاستی حکومت کے تحت ہے۔ وزیر اعلیٰ کی ناراضگی کی صورت میں افسران کا تبادلہ یا پھر تنزلی کچھ بھی کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی پولیس اہلکار وزیر اعلیٰ کو ناراض کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پولیس افسروں کی شکایت کے لیے ”ریاستی پولیس شکایات اتھارٹیز (SPCAs)“ ادارہ تشکیل دیا گیا ہے مگر یہ ضلعی سطح پر نہ ہونے کی وجہ سے پولیس کے خلاف عام لوگوں کے لیے شکایت کرنا مشکل ہے۔ اسی طرح زیادہ تر ریاستوں میں شکایت اتھارٹی کے پاس محکمانہ انکوائری کرانے کے اختیارات نہیں ہے۔ پولیس کا بغیر کسی خوف و ہراس کے کام کرنے کا تصور کرنا اصلاحات کے طویل سفر اور اس کے لیے صحیح سمت میں مثبت اقدامات کے بغیر مشکل ہے۔

2006 میں سپریم کورٹ نے پرکاش سنگھ بمقابلہ یونین آف انڈیا کیس میں فیصلہ سناتے ہوئے ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی تھی کہ پولیس کے خلاف شکایات سننے کے لیے ضلع سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں۔ ہر کمیٹی کے پاس مجرم پولیس آفیسر کے خلاف محکمہ جاتی یا فوجداری کارروائی کرنے کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ کمیٹی کے ممبران کی تقرری کا طریقہ کار بھی آزادانہ ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کو عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے قائم کی گئی جسٹس تھامس کمیٹی نے 2010 میں مایوسی کا اظہار کیا۔ 2013 میں دلی میں نربھیا کی اجتماعی عصمت دری اور قتل کے بعد جسٹس ورما کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جسٹس ورما نے اپنی سفارشات میں کہا کہ ریاستی حکومت پولیس نظام میں شفافیت لانے کے لیے سپریم کورٹ کی ہدایات پر فوری عمل کرے۔ یکم اگست 2016 کو نیتی آیوگ نے اپنی رپورٹ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے ایک دہائی بعد بھی عمل درآمد نہ ہونے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کے قوانین میں ترمیم کے لیے صرف سترہ ریاستوں نے قانون سازی کی تھی مگر یہ قانون سازی سپریم کورٹ کے فیصلہ کی مکمل پاسداری نہیں کرتی ہے۔

جہاں تک پولیس اہلکاروں میں ذات پات کی تفریق، فرقہ واریت اور علاقائیت پرستی کا سوال ہے تو یہ بات ہمیں بخوبی سمجھنا چاہیے کہ پولیس کا حصہ بننے والے اسی معاشرے کے افراد ہوتے ہیں جہاں یہ تمام برائیاں پہلے سے ہی موجود ہیں۔ اس لیے پولیس ڈپارٹمنٹ میں وہ اپنے ساتھ تمام تعصبات اور نفرتیں لے کر آتے ہیں جنہیں وہ اپنے معاشرے میں دیکھ اور سن کر نشوونما پاتے ہیں۔ یوپی سے تعلق رکھنے والے سابق آئی پی ایس آفیسر ایس آر دارا پوری نے ”بھارتی پولیس میں ذات پات اور فرقہ واریت“ کے عنوان سے ایک طویل مضمون میں اپنے تجربات بیان کیے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ”دراصل پولیس فورس اپنی ساخت کی وجہ سے ’اعلیٰ ذات‘ کے مردوں کے غلبہ والی فورس ہے اور اس وجہ سے اس میں امتیازی سلوک بلا روک ٹوک جاری ہے۔ صرف ریزرویشن پالیسی کی وجہ سے پسماندہ ذات سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد، خاص طور پر ایس سی اور ایس ٹی، کو پولیس فورسیس میں جگہ مل پاتی ہے۔ تاہم اقلیتوں کی نمائندگی اب بھی بہت ہی کم ہے نیز، پولیس والوں میں ذات پات، فرقہ وارانہ اور صنفی تعصب اب بھی کافی مضبوط ہے۔ دارا پوری نے لکھا ہے کہ نیم مرکزی فورسیس میں بھی تعصب اور نفرت ہے۔ انہوں نے بنارس فسادات کا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بی ایس ایف کے جوانوں نے مسلمانوں کے گھروں کو نقصان پہنچایا اور فسادیوں کی مدد کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر سینئر افسران ٹریننگ دیتے وقت پولیس اہلکاروں کے اندر سے تعصب اور فرقہ واریت کے ناپاک جراثیم نکالنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر فسادات اور ہنگامہ آرائی کے دوران یہ پولیس اہلکار انسانیت کے لیے بہت ہی کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

پولس فورسیس میں حکومتی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی سے متعلق سروے 2013 کے بعد سے نہیں کیا گیا ہے۔ ٹاٹا انسٹیٹیوٹ اور سنٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (CSDS) نے مشترکہ طور پر بھارتی پولیس اور مسلمانوں سے متعلق تفصیلی سروے کیا ہے۔ اس سروے میں مختلف زاویے سے پولیس کے رویہ اور مسلمانوں کے تئیں اس کے خیالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اگرچہ اس رپورٹ کو تین سال مکمل ہو چکے ہیں اور چند مہینے قبل ہم نے اس رپورٹ کے ایک حصے پر بات بھی کی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پولیس فورسیس میں مسلمانوں کی نمائندگی تین سے چار فیصد کے درمیان ہے جب کہ جیلوں میں مسلم قیدیوں کی تعداد ان کی آبادی سے دوگنی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ عام مسلمانوں کی سوچ یہ ہے کہ دہشت گردی کے معاملات میں مسلمانوں کو جھوٹے الزامات میں پھنسایا جاتا ہے۔ اسی طرح دلت اور قبائلیوں کی یہ سوچ ہے کہ انہیں ماونوازوں سے تعلق رکھنے کے جھوٹے الزامات میں پھنسایا جاتا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پولیس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی جانچ ریاستی اور ملکی سطح پر مسلمانوں کی آبادی کے تناسب سے کی جاتی ہے جو کہ مسلمانوں کی آبادی کے حجم کے نصف سے بھی کم ہے۔ رپورٹ میں ایک اور بھی پریشان کن حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ پولیس میں مسلمانوں کی نمائندگی کے اعداد و شمار نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے تحت کیے جاتے تھے مگر 2013 کے بعد اس طرح کے سروے بند کر دیے گئے ہیں۔ پولیس میں سماجی تنوع سے متعلق رپورٹ نہیں ہونے کی وجہ سے پولسنگ کے نظام میں بہتری کی امیدوں کو معدوم کر دیا ہے۔

جیلوں میں اقلیتوں اور پسماندہ طبقات کی ان کی آبادی سے زیادہ موجودگی سے متعلق کئی مختلف سروے اور جائزے لیے گئے ہیں۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کے معاملے میں پولیس کی تحقیقات ناقص اور جھوٹے مفروضوں پر قائم ہیں۔ عدالتوں نے بھی طویل سماعت کے بعد اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ 2020 میں ہونے والے دلی کے فسادات میں گرفتار کیے گئے مسلم نوجوانوں سے متعلق دلی اقلیتی کمیشن کی رپورٹ چشم کشا ہے۔ پولیس نے غیر واضح سی سی ٹی وی کیمروں کی بنیاد پر جن میں چہروں کی شناخت کی مشکل ہے، درجنوں مسلم نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں چوبیس فیصد ہندو پولیس سے خوف زدہ ہوتے ہیں وہیں چونسٹھ فیصد مسلمان پولیس سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ عیسائیوں میں یہ شرح باون فیصد اور سکھوں میں اکیاون فیصد ہے۔

دلی میں مقیم انسانی حقوق کی وکیل وارثہ فراست بتاتی ہیں کہ فسادات کے وقت پولیس متعصب ہو جاتی ہے اور اکثر مجرموں کے لے سہولت کار بن جاتی ہے جس کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات رونما ہونے کے اصل اسباب کا پتہ نہیں چل پاتا اور نہ ہی مجرم کیفر کردار تک پہنچ پاتے ہیں۔ چالیس سال قبل 1983 فروری میں آسام کے ضلع نوگاوں کے نیلی اور دیگر چوبیس گاوں میں جو بنگالی مسلم اکثریتی علاقہ ہے، اچانک صبح کے وقت مسلح قبائلی اور آسامی نسل پرستوں نے حملہ کر دیا تھا اور محض چار گھنٹوں میں غیر سرکاری رپورٹ کے مطابق دس ہزار مسلمانوں کا قتل عام کر دیا گیا۔ چالیس سال گزر گئے لیکن ان میں سے کسی ایک مجرم کو بھی سزا نہیں ملی۔ تمام مقدمات کو بند کر دیا گیا ہے۔ عدالت نے بھی نوٹس نہیں لیا۔ یہ واقعات اور اعداد و شمار بھارت کی تاریخ کا وہ سیاہ ترین باب ہیں جن کے داغ کبھی نہیں مٹ سکیں گے جبکہ نفرت اور انتہا پسندانہ سوچ کی پرورش کا سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ بنگلہ دیشی کے نام پر مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور اس میں اب سرکاری سسٹم بھی شامل ہو گیا ہے۔ اس لیے ماہرین کہہ رہے ہیں کہ بھارت ایک بار پھر نسل کشی کے دہانے پر ہے، کیوں کہ میڈیا، پولیس، عدالت اور حکومت چاروں نے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت کی بنیاد پر کی جانے والی کارروائیوں سے آنکھیں موند لی ہیں بلکہ وہ خود نفرتی مہمات کا حصہ بن گئے ہیں، نتیجے میں پورا نظام انصاف معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ اب سول سوسائٹی اور پرامن شہریوں کو قائدانہ کردار ادا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اس کے لیے صرف اقلیتوں کو ہی نہیں بلکہ ملک کے تمام انصاف پسند اکثریتی طبقے کو بھی فکرمند ہونا چاہیے کیونکہ نفرت انگیز مہم صرف اقلیتوں کو نہیں بلکہ پورے ملک کو تباہ کر دے گی۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

بی جے پی کی راہ آسان نہیں

شعیب رضا فاطمی

تین شمال مشرقی ریاست سمیت کچھ ضمنی انتخابات کے نتائج کے بعد سیاسی دنیا میں شور بہت بڑھ گیا ہے۔ خاص طور پر بی جے پی کے خیمے میں افراتفری ہے۔ کیونکہ ان انتخابات میں بی جے پی کی لاکھ کوششوں کے باوجود مودی لہر کے اثر کا کہیں پتہ نہیں چلا اور علاقائی پارٹیوں نے جم کر ووٹ سمیٹے۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ بی جے پی اب ان تمام علاقائی پارٹیوں کے کنبوں کو جوڑ کر سرکار بنانے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ اور لوک لاج بچانے کے لئے جشن بھی منا رہی ہے۔ ان تینوں ریاستوں میں صرف وہاں کی علاقائی پارٹیوں نے ووٹ نہیں حاصل کئے بلکہ بنگال بہار اور مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کے امیدوار بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ نریندر مودی اور امت شاہ کے چہرے پر شکنوں کا جال ہے۔ سنجیدہ سیاسی مبصرین نے تو اب یہ بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ شمال مشرقی ریاستوں میں بھی اگر مودی کا جادو نہیں چلا اور کلین سویپ نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے اب مودی نام کے جادو کا کوئی وجود نہیں۔ اور یہ بات بی جے پی کے لئے پریشانی کا سبب ہے۔ حالانکہ ابھی 2024 سے قبل کئی ریاستوں میں انتخاب ہونا ہے۔ لیکن تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کی توجہ اب 2024 کے عام انتخاب کی تیاریوں کی جانب مبذول ہو چکی ہے۔ لیکن ان ساری تیاریوں کا محور یا تو بی جے پی ہے یا کانگریس۔ بی جے پی اور عام آدمی پارٹی کے ذریعہ چاہے لاکھ اعلان کر دیا جائے کہ کانگریس کا وجود ختم ہو چکا ہے۔ کانگریس ختم نہیں ہو سکی ہے۔ اور وہ ہر انتخاب میں اپنے وجود کا احساس کرا رہی ہے۔ کانگریس پر سب سے زیادہ حملہ کرنے والی پارٹیوں میں ایک ترنمول کانگریس کے گڈھ بنگال کے ضمنی انتخاب میں کانگریس کی کامیابی سے ترنمول کانگریس کو اپنا مسلم ووٹ بینک بھی درکتا نظر آ رہا ہے۔ اور کرناٹک کے اسمبلی انتخاب کے بارے میں جو سروے آ رہا ہے اس سے بھی اپوزیشن اتحاد میں کانگریس کی اہمیت کا اندازہ ہونا شروع ہو چکا ہے۔ اور بی جے پی اور کانگریس دونوں سے دوری اختیار کرنے والی پارٹیوں کے ماتھے کی شکنوں میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ حالانکہ چھتیس گڈھ کے قومی کنونشن میں کانگریس نے یہ اعلان بھی کر دیا ہے کہ 2024 کے عام انتخاب میں کانگریس تمام اپوزیشن پارٹیوں کے ساتھ مل کر بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کرے گی۔ اور اب تو کانگریس صدر نے یہ بھی وضاحت کر دی ہے کہ کانگریس اپوزیشن اتحاد کی قیادت کرے یہ بھی ضروری نہیں لیکن اپوزیشن میں موجود کم از کم دو پارٹیاں 'آپ' اور ترنمول کو کانگریس کسی بھی قیمت پر قبول نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ 'آپ' کے ڈپٹی سی ایم منیش سسودیا کی گرفتاری پر وزیر اعظم کو اپوزیشن جماعتوں نے جو خط لکھا ہے اس پر کانگریس نے دستخط نہیں کئے ہیں۔ دستخط تو جے ڈی یو کے کسی لیڈر نے بھی نہیں کئے ہیں لیکن سب کی نظر کانگریس کی طرف ہے کہ آخر وہ کس قسم کا اپوزیشن اتحاد چاہتی ہے کہ ایک کامن ایشو پر بھی وہ اپنے آپ کو تمام پارٹیوں سے الگ کر رہی ہے۔ حالانکہ کانگریس نے اس کی وضاحت بھی کر دی ہے کہ شراب گھوٹالے پر چونکہ اس کا اسٹینڈ 'آپ' کے حق میں نہیں ہے اس لئے وہ منیش سسودیا کی گرفتاری پر خاموشی اختیار کر رہی ہے۔ کانگریس نے دوسری وجہ یہ بھی بتائی کہ چونکہ ای ڈی اور سی بی آئی کی جانب سے جب کانگریس لیڈروں پر حملہ ہوتا ہے اور ان پر ریڈ ہوتا ہے تب 'آپ' کا اس کے خلاف کوئی بیان نہیں آتا ایسے میں کانگریس سے یہ کیسے پوچھا جا سکتا ہے کہ وہ آپ کے لیڈر کی گرفتاری پر خاموش کیوں ہے؟

لیکن ان سب کے باوجود یہ دیکھا جا رہا ہے کہ بی جے پی کے خلاف حزب اختلاف پوری طرح چاق و چوبند ہے۔ سارے اپوزیشن کی نظریں مہاراشٹر اور بہار پر ہے جہاں 2019 میں بی جے پی نے ایک طرح سے کلین سویپ کیا تھا لیکن اب وہاں کے سیاسی منظرنامہ میں یکسر تبدیلی ہو چکی ہے اور مہاراشٹر میں جہاں این سی پی شیو سینا اور کانگریس مل کر بی جے پی کو سنگل ڈیجیٹ تک پہنچا سکتی ہے وہیں بہار میں بھی جے ڈی یو، آر جے ڈی، کانگریس اور لیفٹ فرنٹ مل کر بی جے پی کو بری طرح شکست دینے کی حالت میں ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ بہار کا اثر جھارکھنڈ اور مغربی بنگال پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ بی جے پی کو بھی یہ تشویش ہے اور اسی لئے اس کی پوری کوشش ہے کہ کسی بھی صورت میں اپوزیشن کا اتحاد قائم نہ ہو۔ وہ بار بار کانگریس کے راہل گاندھی کو نشانہ بنا رہی ہے لیکن کانگریس نے نہایت خوبصورتی سے اپوزیشن اتحاد کی قیادت سے خود کو پیچھے کر کے بی جے پی کے داؤ کو ناکام کر دیا ہے۔ شرد پوار پہلے ہی یہ کہہ چکے ہیں کہ ساری پارٹیاں اگر اپنی اپنی ریاست سے بی جے پی کو نکالنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو پھر بی جے پی کا مرکزی اقتدار میں آنا ناممکن ہو جائے گا اور مہاراشٹر میں وہ اسی نہج پر کام بھی کر رہے ہیں۔

ان سارے حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بھلے ہی 2024 کے عام انتخاب میں یو پی اے فعال نہ ہو لیکن این ڈی اے کا وجود بھی نہیں ہوگا اور بی جے پی کو پورے ملک میں اپنے دم خم پر ہی انتخاب جیتنا ہوگا۔

ترکیہ کا زلزلہ، ہندوستانی مدد اور دونوں ملکوں کے تعلقات کا مستقبل

ڈاکٹر آصف نواز

6/ فروری کی صبح ترکیہ اور سیریا میں آئے تباہ کن زلزلے نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس زلزلے میں سب سے زیادہ تباہی ترکیہ میں دیکھنے کو ملی جہاں عمارتیں اور بعض آبادیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ یہ تحریر لکھے جانے تک سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صرف ترکیہ میں مرنے والوں کی تعداد کم از کم 556,43 ہو چکی ہے اور 068,108 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اور کم از کم ایک کروڑ 35 لاکھ افراد اس کی زد میں آئے ہیں جبکہ ۴۰ لاکھ عمارتوں کے متاثر ہونے کی خبر ہے اور تقریباً 345,000 اپارٹمنٹس تباہ ہوئے۔ مختلف ممالک اور تنظیموں نے زلزلے کے فوراً بعد بچاؤ اور امداد کے کاموں کے سلسلے میں متحرک ہو گئی تھیں۔ سی این این کی ایک رپورٹ کے مطابق کم از کم 105 ممالک اور 16 بین الاقوامی تنظیموں نے زلزلے کے متاثرین کے لیے امداد کا اعلان کیا۔ گیارہ سے زائد ممالک نے ملبے تلے متاثرین کو تلاش کرنے کے لیے سرچ اینڈ ریسکیو کتوں کے ساتھ اپنی امدادی ٹیمیں ترکیہ ارسال کیں۔ آفت کی اس گھڑی میں انسانی بنیادوں پر مشرق و مغرب کے سبھی ممالک نے ترکیہ میں زلزلہ زدگان کی راحت رسانی کے لئے جو کچھ کیا ہے اور جو کچھ ابھی تک کر رہے ہیں وہ قابل اطمینان ہی نہیں انتہائی قابل ستائش ہے۔

اس موقع پر ہمارے ملک ہندوستان نے جس تیزی سے ترکیہ کی مدد کے لئے اقدام کیا وہ انتہائی قابل تعریف اور وزیر اعظم نریندر مودی کی خارجہ پالیسی کو اعتبار فراہم کرنے والا اور عرب و اسلامی دنیا میں ہندوستان کی اچھی شبیہ کا ضامن ہے۔

پہلا اور شدید 8.7 میگاواٹ کا زلزلہ ہندوستانی وقت کے مطابق 6 فروری کو پونے سات بجے ترکیہ میں آیا۔ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اس دن صبح سے اس اندوہناک حادثے پر اپنی نظر بنائے ہوئے تھے۔ پہلے سوا گیارہ بجے ترکیہ کے صدر اردغان کے ٹویٹ کے جواب میں وزیر اعظم نے اس حادثے پر اپنی غمزدگی کا اظہار کیا۔ اور پھر اس کے بعد انہوں نے بارہ بجے بینگلور میں انڈیا انرجی ویک نامی پروگرام میں خطاب کی شروعات ہی ترکیہ میں آئے زلزلے پر اپنے غم کے اظہار کے ساتھ کی، مگر جیسے جیسے زلزلے کی خبر آتی گئی اور یہ اندازہ ہوا کہ یہ کتنا بڑا سانحہ ہے تو وزیر اعظم نے پھر ایک بار تقریباً سوا تین بجے اس پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کیا اور دفتر وزارت خارجہ کو متحرک کر دیا کہ وہ زلزلے کے بعد متاثرہ علاقوں میں تلاش، بچاؤ اور امدادی سرگرمیوں میں حصہ لے۔ شام ہوتے ہوتے وزیر مملکت برائے وزارت خارجہ وی مرلی دھرن نے دہلی میں ترکیہ کے سفارتخانہ جا کر ترکی سفیر سے ملاقات کی اور زلزلے سے ہونے والی تباہی پر اظہار تعزیت کیا۔ ساتھ ہی ساتھ وزیر اعظم مودی کی جانب سے ہمدردی اور انسانیت پر مبنی حمایت کا پیغام بھی پہنچایا۔ اس موقع پر وزیر موصوف نے ترکیہ کی مدد کے لیے امدادی سامان کے ساتھ ساتھ NDRF اور طبی ٹیموں کو بھیجنے کے سلسلے میں ہندوستان کی آمادگی اور تیاری کا بھی ذکر کیا۔ ہندوستانی حکومت کے اس جذبہ خیر سگالی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہندوستان میں ترکی کے سفیر فرات سنیل نے 6 فروری کی رات میں ہی ایک ٹویٹ میں لکھا کہ لفظ "دوست" ترکی اور ہندی دونوں زبانوں میں مشترک ہے...... اور ہمارے ہاں ایک ترکی کہاوت ہے: "دوست کارا گندے بیلی اولور" (ضرورت کے وقت کام آنے والا دوست ہی دراصل دوست ہوتا ہے)۔ چنانچہ وزیر اعظم مودی کی ہدایت کے مطابق کہ ترکی میں متاثرہ لوگوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی جائے، ہندوستان نے ترکی میں تلاش اور بچاؤ (SAR) کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ طبی امداد کا جو سلسلے شروع کیا اس کا نام بھی "آپریشن دوست" رکھ دیا۔ ترک سفارت کار فرات سنیل کے حوالے سے ہندوستان ٹائمس نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان ترکیہ کی مدد کے لئے سب سے پہلے پہنچنے والے ممالک میں سے تھا اور 6 فروری 2023 کی شام کو ہی ترکی کے متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیوں کے لیے این ڈی آر ایف کے دستے بھیج دیئے گیے تھے۔ ہندوستانی ٹیم اپنے فضائیہ کے سی۔ 17 ساخت کے فوجی ائر کرافٹ پر این ڈی آر ایف کے 47 اہلکاروں، 3 سینئر افسران، اور خصوصی طور پر تربیت یافتہ کتوں کے دستے کے ساتھ امدادی کوششوں کے لیے درکار طبی سامان، ڈرلنگ مشینیں اور دیگر ضروری سامان لیکر ترکی کے شہر آدانا پہونچی۔ اس کے بعد 7 فروری کو ہندوستانی فضائیہ نے مزید دو C-17 طیارے ترکی بھیجے۔ ان دو پروازوں میں امدادی سامان، ایک موبائل ہسپتال اور اضافی خصوصی سرچ اینڈ ریسکیو ٹیمیں شامل تھیں۔ این ڈی آر ایف کے اہلکاروں کے ساتھ، آگرہ میں واقع آرمی فیلڈ ہسپتال نے 89 افراد پر مشتمل طبی عملے کو بھی ان کے ساتھ روانہ کیا۔ 12 فروری 2023 تک، ہندوستان نے کل سات C-17 طیارے ترکی بھیج کر امدادی کام میں حصہ لیا۔ آپریشن دوست کے تحت ترکیہ بھیجے گئے سبھی این ڈی آر ایف کے اہلکار اور ہندوستانی فوج کے ڈاکٹرس ترکیہ میں اپنے فرائض انجام دیکر 20 فروری کو ملک واپس آ چکے ہیں۔

"آپریشن دوست" کے تحت بھیجی گئی سبھی ٹیموں نے اپنی ان تھک محنت اور جذبہ ھمدردی سے نہ صرف ترک عوام کا دل جیت لیا بلکہ ترکیہ کے سلسلے میں ہندوستان کی خارجہ سیاست میں نئی شروعات کر دی۔ حکومتی سطح پر جہاں یہ پروازیں سامان راحت لے کر ترکیہ پہنچیں، وہیں قومی سطح پر ہندوستانی عوام نے بھی دل کھول کر اپنا مختلف النوع تعاون ہندوستان میں موجود سفارت خانے کے ذریعہ ترکیہ پہنچانے کی کوشش کی۔

ہندوستان اور ترکیہ کے تہذیبی، ثقافتی، تجارتی اور سیاسی تعلقات کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔ ہندوستان میں قطب الدین ایبک کے ذریعہ بنوائی گئی تاریخی عمارت قطب مینار ترکی فن تعمیر کا بہترین شاہکار ہے جبکہ بیسویں صدی کی ابتدا میں جب ترکی میں خلافت کا خاتمہ ہوا تو ہندوستان میں خلافت تحریک چلی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ہندوستان برطانوی سامراج سے آزادی کی جدو جہد کر رہا تھا۔ تاریخ میں اسے "خلافت موومینٹ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسکی صدارت بابائے قوم مہاتما گاندھی نے بھی کی۔ اس کے باوجود ہندوستان اور ترکیہ موجودہ سیاسی وسفارتی اصطلاح میں 'گہرے دوست' نہیں تھے۔ اس کے برخلاف پاکستان اور ترکیہ کے سیاسی اور سفارتی تعلقات دونوں کے مسلم مملکتیں ہونے کے سبب انتہائی گہرے اور مضبوط تھے۔ ترکیہ پاکستان کے ان ممالک کی فہرت میں شامل ہے جو بغیر ویزا پاکستان کا سفر کر سکتے ہیں اور دونوں ملکوں کے شہری دوہری شہریت اور دونوں ملکوں کا پاسپورٹ رکھ سکتے ہیں۔ 1947 میں تقسیم ہند اور تشکیل پاکستان کے وقت ترکیہ پاکستان کو سفارتی سطح پر تسلیم کرنے والا اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی رکنیت کی تائید کرنے والا پہلا ملک تھا۔ تشکیل پاکستان کے محض چند ماہ بعد ہی دسمبر 1947 میں پاکستانی رہنما محمد علی جناح نے اپنے ترکیہ کے دورہ کے دوران ترکیہ کے "گلوریس" ماضی کی ستائش کرتے ہوئے پاکستان کو ترکی ماڈل بنانے کے عہد کے ساتھ گہرے سیاسی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات کی بنیاد رکھی تھی اور یہ دوستی پاکستانی مارشل لا ایڈمنسٹریٹر پرویز مشرف کے دور مین خوب پھلی پھولی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ پرویز مشرف کا بچپن ترکیہ میں گزرا تھا جہاں ان کے والد پاکستانی سفارت کار کی حیثیت سے طویل مدت رہے اور مشرف اچھی ٹرکش زبان بول سکتے تھے نیز اپنے آرمی چیف ہونے کے دور میں انہوں نے ترکیہ کے ساتھ مضبوط دفاعی تعلقات بھی قائم کئے تھے۔

ہندوستان اور ترکیہ کے درمیان اچھے تعلقات قائم نہ ہو پانے کی بنیادی وجہ ترکیہ کا پاکستانی خیمے سے مضبوط تعلق اور مختلف اشوز پر پاکستان کے سپورٹ میں کھڑا ہونا تھا۔ ترکیہ موجودہ وقت میں پاکستان کا دوسرے نمبر کا اسلحہ فراہم کرنے والا ملک ہونے کے ساتھ ساتھ اس نے گزشتہ سالوں میں پاکستان آرمی کے 1500 جوانوں کو ٹریننگ بھی فراہم کی تھی۔ اسی طرح کشمیر کے مسئلہ پر ترکیہ پاکستان کا سپورٹ کرنے وال ملک رہا ہے۔ گزشتہ دنوں کشمیر کے سلسلے میں دستور ہند میں موجود دفعہ 370 کے خاتمے پر بھی ترکیہ نے ہندوستان کے خلاف شدید رد عمل ظاہر کرتے ہوئے پاکستان کے سپورٹ میں بیانات دئے تھے، جبکہ 2016 میں میں ترکیہ نے کشمیر کے اشو پر دونوں ملکوں کے درمیان ثالثی کی بھی پیش کش کی تھی جسے ہندوستان کی جانب سے، ظاہر ہے، رد کر دیا گیا تھا۔

اب جبکہ ہندوستان نے حکومتی اور عوامی، دونوں سطحوں پر، مصیبت کے اس وقت میں ترکیہ کی جانب ہمدردی اور تعاون کا ہاتھ بڑھایا ہے تو اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ ہندوستان اور ترکیہ کے درمیان نئے اور اچھے تعلقات کا دور شروع ہوگا، دونون ملکوں کے درمیان مختلف النوع تعلقات کو تقویت ملے گی اور اس بات کے امکانات یقینا بڑھ جائیں گے کہ اختلافات کم ہو کر قربتوں میں اضافہ ہو اور کئی چیزوں میں باہمی تفاھم اور تعاون کی فضا پروان چڑھے۔ موجودہ نریندر مودی حکومت کی اس پالیسی نے دشمن کے دوست کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر" ایک طرف تو انسانی ہمدردی کا فریضہ انجام دیا ہے، تو دوسری طرف مخالفت اور دشمن کی دشمنی کی دھار کو کند کرنے کی کامیاب اسٹریٹیجی اپنائی ہے۔

ترکی کے زلزلے سے متاثرہ علاقے میں آپریشن دوست کے تحت، بھارتی فوج نے میں ایک فیلڈ ہسپتال قائم کیا تھا۔ اس فیلڈ ہسپتال میں ایک ترک خاتون ہندوستانی فوج کے ایک افسر کو گلے لگاتے ہوئے۔ (تصویر: بھارتی فوج/ٹیوٹر)

ترکیہ کی حکومت، اور اس سے آگے بڑھ کر وہاں کے عوام نے جس طرح ہندوستان کی ستائش کی ہے اور ممنونیت کا اظہار کیا ہے، اس سے یقینا دونون ملکون کے درمیان اعتماد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہوگی۔ ترکیہ کے عوام کی جانب سے ہندوستانی ریسکیو مشن کو ملنے والا پیار اور ہندوستانی ریسکیو مشن کی خواتین کے سروں کو بوسہ دیتی وہاں کی خواتین کی تصویریں باہمی محبت اور اعتماد کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور بتاتی ہیں کہ ترکیہ کے عوام کے دلوں میں ہندوستان نے محبت کا بیج بو دیا ہے جو دیر یا سویر ثمر بار ہو کر رہے گا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پچھلے چند سالوں میں بین الاقوامی تعلقات کے ماہرین نے ترکی کی خارجہ پالیسیوں کے ڈیزائن اور فریم ورک میں ایک نئی سمت بندی (reorientation) کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور مزید یہ کہ مشرق وسطی کے خطے میں اور اس کے باہر جن ممالک سے ترکیہ کا رشتہ کافی عرصہ سے کشمکش اور مخاصمت پر مبنی تھا، ان کے تئیں بھی ترکیہ کی خارجہ پالیسیوں میں ایک عملی اور حقیقت پسندانہ سوچ نظر آتی ہے۔ چاہے وہ ترکی اسرائیلی تعلقات ہوں یا ترکی مصری، ترکی سعودی یا ترکی اماراتی تعلقات، یہ سب پچھلے دس سالوں میں اور بالخصوص عرب بہار کے بعد کافی خراب ہو چکے تھے، جس کو ترکیہ کی اردغان سرکار نے پچھلے دو سالوں میں از سر نو استوار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان ممالک کے تئیں ترکیہ کے رویہ میں اس تبدیلی کی بہت سے وجوہات بیان کی جاتی ہیں جن میں ترکیہ کی خستہ حال معیشت اور لیرا کی گرتی قدر سب سے اہم مانی جاتی ہے جو اس سلسلے کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

آج کی قومی ریاستوں کے لیے ان کا قومی مفاد اور بقا سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ترکیہ کی قیادت کو دیر لگی لیکن انہیں جلد احساس ہو گیا کہ خطے کے جن ممالک اور جماعتوں کی وجہ سے وہ اپنے تعلقات ان ممالک سے خراب کر بیٹھے ہیں، وہ ترکیہ کے مسائل حل نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو دن بدن ترکیہ کے لیے بوجھ بنتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ترکیہ نے حقیقت پسندانہ اپروچ کے ساتھ عملی اقدام کرتے ہوئے اپنے تعلقات کو ان ممالک کے ساتھ از سر نو ترتیب دے کر نئے سرے سے استوار کیا اور مذہبی حساسیت اور جذباتیت بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی علاقائی خارجہ پالیسیوں کو صرف اپنے قومی مفاد کو مدنظر رکھ کر از سر نو مرتب کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ترکی کی معیشت پھر سے مستحکم ہونے لگی اور اسکی کرنسی مضبوط ہونے لگی۔ ایسا ممکن ہے کہ آنے والے دنوں میں ہندوستان اور پاکستان سے اپنے تعلقات کے باب میں ترکیہ اسی حقیقت پسندانہ سوچ کے ساتھ آگے بڑھے اور معاشی اعتبار سے ایک غیر مستحکم پاکستان، جو اکثر دنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے کو مجبور رہتا ہے، کے مقابلے میں ہندوستان کو اپنی ترجیحات میں شامل رکھے جو نہ صرف دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت ہے بلکہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے تخمینہ کے مطابق سال 2022-2023 میں دنیا کی سب سے زیادہ تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہوگا۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com